ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النّبیّین.

وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

قادیانیوں کا کفر وارتداد

جمع وترتیب

(مولانا) محمد منظور احمد پرہ

دار العلوم نور الحرمین بورن پٹن

صدر مجلس تحفظ ختم نبوت

تحصیل پٹن

مقدمہ

مفتی مظفر حسین قاسمی

امیر اعلیٰ

مجلس تحفظ ختم نبوت

جموں وکشمیر

تقریظ

مولانا احمد سعید لولابی

استاذ حدیث

دار العلوم بلالیہ سرینگر

پیشکش

مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل پٹن

بغیر کسی ترمیم یا حذف واضافہ طباعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب..................قادیانیوں کا کفروارتداد

جمع وترتیب .... (مولانا) محمد منظور احمد پرہ 9906574393

ای میل noorulharmain10@gmail.com

مہتمم دارالعلوم نورالحرمین بورن پٹن کشمیر

صدر مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل پٹن

مقدمہ..........................حضرت مولانا مفتی مظفر حسین دامت برکاتہم

امیر اعلی مجلس تحفظ ختم نبوت جموں وکشمیر

شیخ الحدیث دارالعلوم سوپور

تقریظ......................حضرت مولانا احمد سعید لولابی دامت برکاتہم

استاذ حدیث دارالعلوم بلالیہ سرینگر

رکن تاسیسی جمعیۃ علماء اہل السنہ والجماعت

دعائے خیر......................بحق مؤلف، معاونین مدرسہ، وناشرین

صفحات 85

اشاعت (پرنٹ ایڈیشن)......منتظر برائے تعاون

اشاعت (الیکٹرانک ایڈیشن)......جنوری 2021ء (PDF)

شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم نورالحرمین بورن، گنائی پورہ پٹن کشمیر

پیشکش مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل پٹن

قال اللہ تعالی فی القرآن العزیز الحکیم

ما کان محمد ابا
احد من رجالکم
ولکن
رسول اللہ وخام
النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت شریف

نبی اکرم ﷺ شفیع اعظم، دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے، کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو
شکستہ کشتی ہے تیز دھارا، نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں ہے کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو
قدم قدم پہ ہے خوف رہزن، زمین بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تمہیں محبت سے کام لے لو
کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے، خبر تو عالی مقام لے لو
یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا، تمام اپنے غلام لے لو
یہ دل میں ارمان ہے اپنے طیبؔ، مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا، کہوں میں ان سے سلام لے لو

حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیبؒ
سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

صلی اللہ علیہ وسلم

لا نبی بعدی ز احسان خدا است
پردۂ ناموسِ دینِ مصطفیٰ است
قوم را سرمایہ قُوت ازو
حفظِ سرِّ وحدتِ ملت ازو

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) ''لا نبی بعدی[میرے بعد کوئی نبی نہیں] یہ اللہ کریم کے احسانات میں سے ایک احسان ہے، اور دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا محافظ بھی یہی ہے۔
مسلمانوں کا سرمایہ یہی عقیدۂ ختم نبوت ہے، اور اسی میں وحدت ملت کا تحفظ کا راز بھی پوشیدہ ہے۔

علامہ اقبالؒ

فہرست مضامین

آغاز کلام

قادیانیوں کا کفر وارتداد

خاتم النبیین ہونا آپ ہی کی شان ہے

ختم نبوت کا اسلامی معنی ومفہوم

نبوت کے جھوٹے دعوے دار

مرزا قادیانی کے متعلق حاجی امداد اللہ صاحبؒ کی پیشن گوئی

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا قادیانیت کے متعلق احساس

تحفظ ختم نبوت آپ ﷺ کی سنت مبارکہ

منکرین زکاۃ اور منکرین ختم نبوت سے جہاد

اُمت کا متفقہ اجماعی عقیدہ

عقیدۂ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

عقیدہ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں

عقیدۂ ختم نبوت اور اجماع اُمت

متکلمین کا عقیدہ ختم نبوت پر اجماع

عقیدہ ختم نبوت پر اہل سلوک کا اجماع

ختم نبوت عقل کی روشنی میں

قانون فطرت بھی ختم نبوت کا متقضی ہے

عالم ارواح میں عقیدۂ ختم نبوت کا تذکرہ
عالم دنیا میں عقیدہ ختم نبوت
عالم برزخ میں عقیدہ ختم نبوت
عالم آخرت میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ
حجۃ الوداع میں ختم نبوت کا تذکرہ
شب معراج میں ختم نبوت کا تذکرہ
ادیان سابقہ میں آپ کا ذکر بحیثیت خاتم النبیین ﷺ
مرزائی کتب میں کفر وانکار کی غلاظت
مرزائی دعوؤں کی کثرت وتنوع
انکار ختم نبوت کی ایک جھلک
وجوہات کفر
ختم نبوت کا انکار
خاتم النبیین ﷺ کی توہین
دعوی نبوت
دعوی وحی اور اپنی خود ساختہ وحی کو قرآن کی طرح قرار دینا
حضرت عیسٰی علیہ السلام کی توہین
اُمت محمدیہ ﷺ کی تکفیر
خلاصہ کلام

انتساب

مجلس تحفظ ختم نبوت جموں وکشمیر ضلع بارہ مولہ

کے

ان علماء کرام کے نام

جو گزشتہ تقریبا پچیس سالوں سے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں
ماہانہ مشورہ اور گشتی دعوت وتبلیغ کی خدمت انجام دے رہے ہیں
راقم السطور کو ان کی رفاقت پر ناز ہے

ورنہ

نہ گلم نہ برگ سبزم نہ درختِ سایہ دارم
ہمہ حیرتم کہ دہقان بہ چہ کار کشت مارا

اللہ کریم اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے، میں اس کا ایک
عاجز درماندہ بندہ ہوں، لیکن مجھے اپنے ایک وصف پر فخر ہے،
کہ میرا دل ہمیشہ علماء کرام ومشائخ عظام کی محبت وعقیدت
کے لیے دھڑکتا ہے۔

عاجز منظور عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ.

اما بعد :قال النبی ﷺ :انہ سیکون فی آخر ھذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقاتلون اھل الفتن.
(دلائل النبوۃ:۶/۵۱۳)

یعنی حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:اس امت کے آخری دور میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے،جنہیں ان کے اعمال کا ثواب پہلے دور کے لوگوں کی شرح کے مطابق ملے گا۔یہ وہ لوگ ہوں گے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہوں گے اور اہل فتن کے مقابلہ میں سینہ تان کر کھڑے ہو جاتے ہوں گے۔

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم ترین اور اساسی عقیدہ نبی اکرم ﷺ کو"**خاتم النبیین**"(Seal of Prophete)تسلیم کرنا اور آپ ﷺ پر نبوت ورسالت کے باب کو بند سمجھنا بھی ہے،یعنی آپ ﷺ اللہ کریم کے آخری نبی اور رسول ہیں،دائرہ ختم نبوت میں جتنے نبی اور رسول آنے تھے،وہ آچکے ہیں،اب آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی،غیر تشریعی ظلی و بروزی (Reappearance)یا نیا نبی ورسول نہیں آئے گا۔اس لیے بندگان خدا تعالی کو کسی نئے پیغمبر کا انتظار نہیں کرنا ہے بلکہ آپ ﷺ ہی کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں خدا پرستی کے تقاضے پورے کرنا ہے۔اور آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی کسی بھی صورت یا شکل اور کسی بھی اعتبار سے نبوت یا رسالت کا دعوی کرے،وہ کافر،مرتد،زندیق اور

واجب القتل ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اسی اہمیت کی بدولت شروع اسلام سے آج تک پوری اُمت مسلمہ [اوراس کے جملہ طبقات ''صحابہؓ،تابعینؒ،مجتہدینؒ،محدثینؒ،مفسرینؒ،متکلمینؒ،متصوفینؒ وغیرہ''اوراس کے تمام مسالک ''حنفی،شافعی،حنبلی،مالکی،غیر مقلد''اوراس کے جملہ مشارب ''قادری،نقشبندی،سہروردی،چستی،وغیرہ''اور'' بریلوی،دیوبندی وغیرہ''] ختم نبوت کے مسئلہ پر یکسو اور متفق ویکجا ہیں۔اور جب کبھی کسی کمینہ خصلت اور ملعون نے جھوٹی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کیا تو اصحاب اقتدار مسلمانوں نے کبھی اپنی تلواروں سے اس کا قلع قمع کرکے جہنم واصل کیا،تو کبھی اصحابِ علم نے قلمی جہاد کے ذریعے اس فتنہ کو راندۂ درگاہ کیا۔

آج سے تقریباً ایک سو انیس سال پہلے مرزا قادیانی جہنم مکانی،نسل شیطانی نے انگریز کے اشاروں پر اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا،جو نہ صرف نبی اکرم ﷺ سے بغاوت،اور آپ ﷺ کے خلاف ابلیسی سازش تھی،بلکہ تاج ختم نبوت پر شاطرانہ ڈاکہ زنی وقزاقی بھی تھی،گویا یہ مسیلمہ کذاب کے غلیظ وپلید مشن اور یہودیت کا دوسرا نام تھا،بلکہ بقول علامہ اقبالؒ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔اور ملک وقوم دونوں کی دشمن ہے۔

ماہِ اکتوبر ۲۰۱۵ء میں سوشل میڈیا پر درج ذیل معنی ومفہوم پر مشتمل ایک میسج بار بارگشت کررہی تھی کہ:

''......قادیانی/مرزائی ٹولہ کی جانب سے ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو سرینگر میں ایک ناپاک انٹرنیشنل سیمنار کا انعقاد ہورہا ہے،حکومت اور انتظامیہ کو چاہئے کہ اس کی ہرگز

اجازت نہ دیں، اس سے بدامنی پھیلنے کا ڈر ہے، اس لیے کہ یہ باطل فرقہ ہے، اور ملک وقوم دونوں کا دشمن ہے، اس نے غیر منقسم ہندوستان کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے ایجنٹ ہونے کا بدترین کردار ادا کیا ہے۔ اس لیے اس ملعون فرقہ کو کشمیر میں کسی قسم کے سیمینار کی اجازت دینا انتہائی خطرناک بات ثابت ہوگی۔''

دنیا میں اگر چہ ہمیشہ سے ہی کفر کے پجاری اور اس کے ہمنوائی رہتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام کے غیور سپوت اور اس کے شیدائی بھی ہمیشہ سے موجود رہتے ہیں، جو احقاقِ حق وابطالِ باطل کو اپنا مقصد ومشن سمجھ کر خارجی محاذ پر عقلیت پسند اور تجدد پسند طبقہ کی جاہلانہ تاویلات وتعبیرات کا رد کیا کرتے ہیں، تو دوسری طرف اہل باطل قادیانی وغیرہ کے جھوٹے دعووں کی حقیقت واضح کرتے ہیں، اور تیسری طرف داخلی محاذ پر بعض مکاتب فکر کی افراط وتفریط پر بعض افکار وخیالات کی رد کرتے ہوئے مسلک اعتدال کو خوب واضح اور روشن کیا کرتے ہیں۔ چناں چہ اسی بات کو حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے: یحمل هذا العلمَ من کل خلَف عُدُولُه ینفون عنه تحریف الغالین، وانتحال المبطلین، وتاویل الجاهلین۔ (بیہقی/ مشکاۃ: ۲۴۸) یعنی اس علم کو بعد میں آنے والے ہر طبقہ کے صاحب تقویٰ لوگ حاصل کریں گے، وہ اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف، جھوٹے لوگوں کی جعل سازی اور جہلا کی تاویل کی نفی کریں گے۔

چناں چہ جموں وکشمیر کے علمائے کرام مذکورہ قادیانی فتنہ کے تعاقب اور رُکوانے کے لیے دن رات حکمت اور قانونی تقاضوں کے مطابق جد وجہد میں مصروف رہے، تا آنکہ اللہ کریم کی فتح ونصرت سے اس فتنہ کو رُکوایا گیا۔

راقم الحروف ان دنوں ۱۹ جون ۲۰۱۵ء کے ایک شدید ترین سڑک حادثہ کی وجہ سے بستر علالت پر تھا۔اور چلنے پھر نے سے معذور تھا۔ کہ اسی دوران مجھے محدث عصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۷۵۔۱۹۳۴ء) کا،وہ واقعہ یاد آیا،جب آپؒ نے (۲۶ اگست ۱۹۳۲ء) بھاولپور کی جامع مسجد ''الصادق'' میں ہزاروں علماء وفضلاء وعوام الناس کے سامنے بیان کیا تھا کہ۔

''میں بواسیر خونی کے مرض کے غلبہ سے نیم جان تھا اور ساتھ ہی اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ڈابھیل (گجرات) کے لیے پا بہ رکاب تھا کہ اچانک شیخ الجامعہ کا مکتوب مجھے ملا،جس میں بھاولپور آ کر مقدمہ میں شہادت دینے کے لیے لکھا گیا تھا،تو میں نے سوچا کہ میرے پاس تو کوئی زادِ آخرت ہے نہیں،شاید یہی چیز ذریعہ نجات بن جائے کہ میں محمدﷺ کے دین کا جانب دار بن کر آیا ہوں۔'' (نقش دوام:۱۹۱)

یہ سن کر مجمع زارو قطار رو پڑا،آپؒ کے ایک شاگرد مولانا عبدالحنان ہزارویؒ آہ وبکا کرتے ہوئے چلّا اُٹھے،اور مجمع سے مخاطب ہو کر بولے:اگر حضرت کو بھی اپنی نجات کا یقین نہیں تو پھر اس دنیا میں کس کی مغفرت متوقع ہو گی؟اس کے علاوہ کچھ اور بلند کلمات حضرتؒ کی تعریف وتوصیف میں عرض کیے،اور بیٹھ گئے۔تو پھر علامہ کشمیریؒ حاضرین سے دوبارہ مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ:ان صاحب نے ہماری تعریف میں مبالغہ کیا؛حالانکہ

''ہم پر یہ بات کھل گئی ہے کہ گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کر سکیں۔''

اور اسی طرح وہ واقع بھی ذہن میں گونج نے لگا:''**جب ایک مرتبہ امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم الامت حضرت مولانا**

اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:حضرت! میں نے مجلس احرار میں ایک شعبہ "تبلیغ ختم نبوت" قائم کیا ہے اس شعبہ کا کام صرف اور صرف ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا رد کرنا ہوگا اور اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔یہ سن کر حضرت تھانویؒ نے پوچھا:اس شعبہ کی رکنیت کی سالانہ فیس کتنی ہے؟ شاہ صاحبؒ نے عرض کیا:ایک روپیہ سالانہ۔حضرت تھانویؒ نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پچیس روپے نکال کر شاہ صاحبؒ کو دیتے ہوئے فرمایا:یہ پچیس سال کی فیس ہے ،اگر ان پچیس سال میں فوت ہوگیا تو میری موت ختم نبوت کے رکن کی حیثیت سے ہوگی اور خدا کرے ایسا ہی ہو۔''

تو میں نے بھی بلا توقف سوچے سمجھے بغیر جوش میں آ کر مذکورہ میسج کئی واٹس ایپ گروپوں میں ڈال دی،اور اسی وقت نیٹ سے جڑ کر ایک مختصر سا مضمون بعنوان'' قادیانیوں کا کفر'' مرتب کر کے واٹس ایپ اور فیس بک پر ڈال دیا ،اللہ کریم کا فضل ہے کہ یہ مضمون جوں ہی وائرل ہوا تو بعض قارئین اور احباب و متعلقین کی طرف سے مسلسل حوصلہ افزائی شروع ہونے لگی ،اور کئی حضرات نے اس مضمون کو پمفلٹ کی شکل میں چھاپنے کا پُر اصرار و خلوص بھرا مشورہ بھی دیا۔فجزاھم اللہ الکریم

خاص کر جمیعۃ علماء اہل السنّت والجماعت جموں و کشمیر کے سیکٹریری حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب نے ''جمعیت نیوز جے اینڈ کے'' نام کے واٹس ایپ گروپ میں بایں الفاظ تبصرہ فرمایا:

''......میری ہم عصر ساتھیوں سے گذارش ہے کہ جناب مولانا محمد منظور احمد پرہ صاحب کا مضمون (قادیانیوں کا کفر) ضرور پڑھیں ۔جناب مولانا نے بستر

علالت پر بیٹھ کر قادیانیت کی کمر توڑ دی ہے۔دعا کریں کہ اللہ رب العزت مولانا کو شفاء کاملہ عاجلہ عطافرمائے تاکہ اپنے زورِ قلم سے قادیانیت کارُخ ہی موڑ دیں"

اسی مضمون کو اب حذف و اضافہ اور جدید ترتیب کے ساتھ افادۂ عام کے خاطر رسالہ کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے ،اور گذارش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کی تشہیر و تبلیغ کریں ،تاکہ عامۃ المسلمین اور خصوصا نوجوان طبقہ قادیانیوں کے دجل وفریب اور کفرو انکار سے باخبر رہیں اور اپنے ایمان بچانے کی فکر کریں ۔اللہ کریم ہم سب کے ایمان ویقین کی حفاظت فرمائے اور تحفظِ ختمِ نبوت پر مرمٹنے کا جذبہ عطا فرمائے۔آمین

میں سراپا ممنوں ومشکور ہوں حضرت مولانا احمد سعید لوبی صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مخدومی صاحب دامت برکاتہم کا جنہوں نے درس وتدریس ،تصنیف وتالیف ،دعوت وتبلیغ اور دیگر اہم ذمہ داریوں وتقاضوں کے باوجود اس کتاب کے لیے گراں قدر تقریظ اور مقدمہ لکھ کر مجھ عاجز پر دست شفقت رکھا،جس سے رسالہ ھٰذا کی اہمیت دوچند ہوئی ۔جزاہم اللہ الکریم احسن الجزا

رحمتِ الٰہی اور شفاعتِ نبوی کا اُمیدوار

عاجز و عاصی محمد منظور احمد پرہؔ عفی عنہ

ابن مرحوم محمد سلطان غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاولادہ

جمادالاولیٰ ۱۴۴۲ھ/ جنوری ۲۰۲۱ء

اللّٰھم صَلِّ وَسَلِّمْ وبَارکْ علی نَبِیِّکَ الْکَرِیْم

وَاغْفِرْ لِیْ بِفَضْلِکَ الْوَاسِع وَ اَنْتَ الْکَرِیْم

مقدمہ

از حضرت مولانا مفتی مظفر حسین دامت برکاتہم
امیر اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت جموں و کشمیر
شیخ الحدیث دار العلوم سوپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله و كفىٰ و سلام علىٰ عباده الذين الصطفىٰ، اما بعد:

ہمارے، صاحب علم و قلم دوست مولانا محمد منظور احمد پرہ مدظلہ خاموشی کے ساتھ وقت کے تقاضے کے مطابق بروقت کسی اہم موضوع کا انتخاب کر کے اس کے متعلق مختصر کتابچہ یا پمفلٹ لکھتے رہتے ہیں اور حسن ظن کی بنا پر میرے پاس بھی بھیجتے رہتے ہیں، ان کے تقاضہ پر میں پڑھنے کے بعد کچھ تحریر بھی کر دیتا ہوں، چناں چہ بہت سے کتابچے شائع بھی ہو چکے ہیں اور قدرداں لوگوں نے ان سے استفادہ بھی کیا ہے۔ آج انہوں نے ایک تحریر بھیجی جو خاتم النبیین (ﷺ) کی ذات اقدس کے سر مبارک سے تاج ختم نبوت کو پامال کرنے کی ناتمام کوشش کرنے والے گروہ قادیانیوں اور ان کے گرو مرزا قادیانی کے کفر و الحاد و زندقہ سے متعلق ہے۔ اس لیے اس تحریر کو بہت شوق و ذوق سے پڑھا۔

مؤلف ومرتب ذی وقار نے اگر چہ اس تحریر کو پانچ سال قبل مرتب کیا ہے لیکن موصوف ایک شدید حادثہ کے شکار ہوئے تھے اس لیے شاید اس کی اشاعت نہ ہو سکی تھی۔ اب الحمدللہ! محترم چلنے پھرنے کے قابل ہو چکے ہیں، اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کتابچہ جو ''بقامت کہتر بقیمت بہتر'' کا مصداق ہے، کے شائع کرنے کے لیے کمر بستہ ہیں۔

موصوف نے مختلف عنوانات کے تحت اس موضوع کو آسان الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جن میں سے کچھ عنوان یہ ہیں: ختم نبوت کا اسلامی معنی ومفہوم، ختم نبوت کا ثبوت قرآن، احادیث، اجماع صحابہؓ، متکلمین، اہل سلوک، وعقل اور قانون فطرت کی روشنی میں، مرزا کے مختلف اوقات میں مختلف دعاوے جو چوراسی [۸۴] تک نقل کیے گئے ہیں، چھ وجہیں جن کی وجہ سے یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں۔

اس نالائق شخص (مرزا قادیانی) نے نہ اُمت محمدیہ کی توہین سے گریز کیا، نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سے اس کو شرم آئی، نہ ہی آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کی توہین میں کوئی حیا یا عار محسوس کی۔ مرتب محترم نے اس کے کچھ خاص نمونے درج کئے ہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ مرزائی اور ان کے ہم نوا یہ شور مچاتے ہیں کہ ہمیں اسلام سے خارج کرتے ہیں حالانکہ ہم مسلمان ہیں۔ اس بارے میں چند باتیں جاننا ضروری ہیں:

(ا) مسلمانوں نے مرزائیوں کو کافر نہیں بنایا بلکہ کافر بتایا یعنی یہ لوگ اپنے غلط عقیدوں کی بنا پر ازخود اسلام کے دائرے سے نکل گئے ہیں، ہم نے صرف لوگوں کو یہی بتایا کہ یہ لوگ اسلام سے نکل چکے ہیں۔

(۲) مرزائی لوگ خود اصل مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور اپنے آپ کو صحیح مسلمان کہتے ہیں اور یہ ان کی تحریرات کا صاف منطقی نتیجہ ہے (کہ مرزائی ایک پیغمبر کو مانتے ہم اس پیغمبر کو نہیں مانتے ہیں اس لیے ان کے گمان کے مطابق ہم ایک نبی کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر ٹھہرے) بلکہ انہوں نے اس کی صراحت کی بانگ دہل اس کا اعلان کیا کہ اصل مسلمان اسلام سے خارج ہیں ان کے ساتھ رشتہ نہیں ہوسکتا ہے، ان کی لڑکی لے سکتے ہیں، ان کو لڑکی دے نہیں سکتے ہیں، ان کا مسلمانوں کے ساتھ ہر طرح کا ہر جز میں اختلاف ہے، جس کے نمونے قارئین اس کتابچہ میں دیکھ سکتے ہیں۔

مرتب موصوف نے عمدہ ترتیب کے ساتھ ایک ایسی چیز اُمت تک پہنچانے کی مبارک کوشش کی ہے کہ پڑھنے والا اگر مسلمان ہے تو مرزا کے کفر پر اعتماد مزید پیدا ہوگا، اور اگر مرزائی ہے شاید اس کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

میں مؤلف اور مرتب و جامع کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے اور جس مقصد کے لیے یہ مبارک کام کیا ہے اس میں فائز المرام کرے۔ آمین یارب العلمین

فقط حررہ مظفر حسین قاسمی

دار العلوم سوپور ۲۰ جمادالاولیٰ ۱۴۴۲ھ / ۴ جنوری ۲۰۲۱ء

تقریظ

حضرت مولانا احمد سعید لولابی صاحب دامت برکاتہم
استاذ حدیث دارالعلوم بلالیہ سرینگر
رکن تاسیسی جمعیۃ علماء اہل السنۃ والجماعت جموں وکشمیر

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ ملاحظہ کرنے کے بعد اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں شک نہیں رہتا ہے کہ اسلام کو زیادہ تر نقصان خارجی دشمنوں سے نہیں بلکہ داخلی سازشوں سے ہوا ہے۔ حضور ﷺ کے مبارک دور ہی میں اس کا آغاز ہوگیا تھا، چناں چہ نفاق اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی تھی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں یہ سازش فتنہ ارتداد کی صورت میں سامنے آئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ان کی ہیبت و دبدبہ و سخت گیری اور کڑی نگرانی کی وجہ سے اگر چہ یہ سازشیں دبی رہیں تاہم سازشی عناصر اندر اندر سے برابر کام کرتے رہے، چناں چہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑایا۔ غلط عقائد کو ترویج دے کر مختلف فرقوں کی داغ بیل ڈالی، چناں چہ فرقہ رافضیہ، خارجیہ، جبریہ، قدریہ وغیرہ اسی دور کی پیداوار ہے۔ پھر آگے چل کر یہ سازشیں فتنہ خلق قرآن، فتنہ اعتزال، فتنہ باطنیت، فتنہ تفلسف وغیرہ سینکڑوں فتنوں کی وجہ سے ہزاروں علماء کو تختہ مشق بننا پڑا، اور

لاکھوں جانیں ضائع ہوگئیں اور اسلام دشمنوں کو مسلمانوں سے انتقام لینے کا خوب موقع ملا۔ انیسویں صدی عیسوی میں اسلام کے خلاف صیہونیت نواز انگریز نے جو فتنہ کھڑا کیا وہ فتنہ مرزائیت ہے، انگریز نے ہندوستان پر محض اپنے استحکام کی خاطر اپنے مد مقابل مسلمانوں کے شیرازے کو بکھیرنے کی غرض سے پنجاب کے ایک علاقہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کر کے اسے دعویٰ نبوت کرایا، جس سے پورے ہندوستان میں ایک ہلچل مچ گئی اور علماء اسلام کو اپنی توجہ انگریز سامراج سے ہٹا کر اس جھوٹے دجال کے قلع قمع کرنے پر مرکوز کرنی پڑی۔ چناں چہ اس دور کے اکابر علماء بلاتمیز مسلک ومشرب اس فتنہ کے خلاف کمر بستہ ہوگئے اور اس کے تار و پود کو بکھیر کے رکھ دیا۔ جن علماء کا اس سلسلہ میں نمایاں کردار رہا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں: شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا لعل حسین اخترؒ، مولانا ابوالوفا شاہ جہاں پوریؒ، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، مولانا داؤد غزنویؒ وغیرہ رحمہم اللہ رحمۃ واسعہ

لیکن جیسا کہ اہل دانش جانتے ہیں کہ کوئی فتنہ دنیا میں جنم لینے کے بعد نیست نابود نہیں ہوتا ہے، خواہ اس کو کتنا ہی دبا دیا جائے۔

بہر حال اس کے کچھ نہ کچھ جراثیم باقی رہتے ہیں اور موقع پا کر پھر وہ اپنا سر نکال لیتا ہے، کبھی اپنی اصل شکل میں، کبھی روپ بدل بدل کر۔ چناں چہ کچھ عرصہ سے اس فتنہ خوابیدہ کو پھر سے جگا کر مسلمانوں کے شیرازے کو بکھیرنے کی سرگرم کوشش کی جارہی ہے، سادہ لوح مسلمانوں کو کبھی روحانیت کا چکر دے کر، کبھی پیسے اور نوکری کا

لالچ دے کر اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اپنے مہم کو نیا انداز دے کر بازار میں ایسا لٹریچر پھیلاتے ہیں جسے بے خبر انسان یہ محسوس کرے کہ یہ اسلام کی اشاعت ہی کی کوئی تحریک ہے۔حالانکہ اس تحریک کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے دین وایمان پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔ظاہر ہے کہ جس جماعت کا بنیادی مقصد حضورﷺ کے ختم نبوت کا انکار کر کے اپنے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس دور کا نبی منوانا ہو اس کا مقصد اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

حضورﷺ نے ایسے فتنے برپا ہونے کی پہلے ہی پیشن گوئی فرمائی ہے:

عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال ستكون فتنة صماء بكماء عمياء من اشرف لها استشرفت له واشراف اللسان فيها كوقوع السيف ؛(رواہ ابوداؤ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے :فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے فتنے برپا ہونگے جو گونگے ،بہرے،اندھے ہونگے ،جو بھی ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ان کے بارے میں بحث وتمحیص کرنا آپس میں تلوار چلانے کے مانند ہوگا،اور بصراحت یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد تیس ایسے جھوٹے شخص آئینگے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں ،حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (رواہ ابوداؤد، مشکاۃ:۲/۴۶۵)

انہی تیس جھوٹے شخصوں میں سے مرزا قادیانی دجال بھی تھا۔جس کی تمام کتابیں دعوئے نبوت سے بھری پڑی ہیں ،جن کی تفصیل آپ پیش نظر کتاب

(قادیانیوں کا کفر وارتداد) میں پڑھیں گے ۔بلکہ بعض جگہ اپنے آپ کو افضل الانبیاء لکھا اور بعض مقامات پر اپنے اوپر وحی کی بارش ہونے اور لاکھوں کی تعداد میں معجزات ہونے کے دعوے کئے ۔ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی وکشتی نوح وغیرہ)

لھذا ضروری ہے کہ ہم اپنے جان ومال سے زیادہ اپنے ایمان کی فکر کریں ۔ اور اس میں کسی کو ڈاکہ ڈالنے کا موقع نہ دے دیں ،ورنہ قیامت کے روز رسوائی کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

موجودہ دور کے اندر اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ تحریر وتقریر کے ذریعہ لوگوں کے سامنے اس فتنہ کی سنگینت اور اس کے پھیلانے کے نرالے ہتھکنڈوں کو کھول کھول کر بیان کیا جائے تا کہ مسلمانوں کے دین وایمان کا تحفظ ہو سکے ۔اللہ تعالی جزاء خیر دے کشمیر کے ایک معروف عالم دین بانی مدرسہ نورالحرمین بورن پٹن بارہمولہ حضرت محمد منظور احمد پرہ صاحب نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کر کے قادیانیوں کا کفر وارتداد کا جمع کیا ہے اور اس کے اشاعت کی تگدو میں مصروف ہیں ،ان شاءاللہ دین وایمان کی فکر رکھنے والوں کو اس کتاب سے خاطر خواہ فائدہ نصیب ہوگا۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین یارب العلمین ۔وصلی اللہ علی رسولہ النبی المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم

قادیانیوں کا کفر

الحمد للہ وحدہ و الصلاۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین .امابعد:

سائنسی تخمینہ جات ومشاہدات کی بنیاد پر کائنات کو اگر بگ بینگ (Big Bang) کے واقعے سے شمار کیا جائے تو کائنات کی تاریخ تقریباً 15 بلین تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس مدت میں خالقِ کائنات نے بے شمار چیزیں پیدا کیں۔آخر میں اس نے اشرف المخلوقات حضرت انسان کو پیدا کیا۔اوراس کو ایک مکرم مخلوق کا درجہ دیا۔پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو بسانے کا فیصلہ فرمایا تو ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اتارااوراس کی نسل تاقیامت جاری فرمائی، چونکہ انسان کو دنیا میں زندگی گذارنے کے لیے اپنے خالق و مالک اوررب کی ہدایات ،تعلیمات اوراحکامات کی ضرورت تھی ، اس لیے خالق کائنات نے بنی نوع انسان کو اپنی بے شمار نعمتوں اور بے انداز احسانوں کے ساتھ ساتھ اس بہت بڑے اورعظیم الشان احسان سے بھی نوازا، کہ اس نے ان کی ہدایت ورہبری کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام ومرسلین عظام علیہم السلام (مشکاۃ:۵۷۳۷) کا سلسلہ شروع فرمایا ،جس کی ابتداہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے اوراس کا اختتام فخر موجودات ،مجسم رحمت، پیکر صدق وصفا ،منبع جودوسخا، افضل البشر ،سیدالرسل،امام الانبیاء ،خاتم النبیین ،حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی نبوت ورسالت پر فرمایا۔اورآپ ﷺ کی بعثت سے لے کر آج تک بلکہ قیامت تک نبوت ورسالت کا دروازہ مکمل طور بند کردیا ، اب آپ ﷺ ہی عالم گیر مقام وعظمت اوررتبہ وحیثیت کے اعتبار سے خاتم الرسلین اورخاتم النبیین ہیں۔

خاتم النبیین ہونا آپ ہی کی شان ہے

آپ ﷺ کے وصف ختم نبوت کا اختصاص آپ کی ذات اقدس کے لیے ہی ثابت ہے ۔اس لیے کہ آپ سے پہلے جتنے بھی انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں ،وہ سب کسی نہ کسی مخصوص خطہ یا علاقہ اور متعین ومحدود وقت کے لیے مبعوث کئے گئے تھے ،جب کہ آپ ﷺ کل کائنات کے لیے مبعوث ہوئے ہیں ،جس طرح قرآنِ مجید کی آیات کے مطابق اللہ تعالیٰ ''رب العالمین ''بیت اللہ ''ھدی للعالمین '' قرآن ''ذکر للعالمین ''اور آپ ﷺ '' رحمۃ للعالمین '' ہیں،اس طرح آپ ﷺ کل کائنات کے لیے نبی اور رسول ہیں ۔اور یہ صرف اور صرف آپ ﷺ ہی کا اعزاز و اختصاص ہے ۔حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب '' الخصائص الکبریٰ '' میں آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، آپ ﷺ ہی کی خصوصیت قرار دیا ہے دیکھئے :۲/۱۹۳، ۱۹۷، ۲۸۴ ۔اسی طرح محدث عصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :''وخاتم بودن آنحضرت ﷺ از میان انبیاء از بعض خصائص وکمالات مخصوصہ کمال ،، ذاتی خوداست ۔اور انبیاء میں آپ ﷺ کا خاتم ہونا،آپ کے مخصوص فضائل وکمالات میں سے خود آپ کا اپنا ذاتی کمال ہے ۔''

(خاتم النبیین اردو ۱۸۷)

ختم نبوت کا اسلامی معنی ومفہوم

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ نبوت اور پیغمبری حضور [ﷺ] کی ذات بابرکت پر ختم ہوگئی اور آپ ﷺ انبیاء کے خاتم (بالکسر) ہیں یعنی سلسلہ انبیاء کے ختم

کرنے والے ہیں اور آپ ﷺ سلسلہ انبیاء کے خاتم (بالفتح) یعنی مہر ہیں۔ اب آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا، مہر کسی چیز کا منہ بند کرنے کے لیے لگاتے ہیں، اسی طرح حضور پرنور ﷺ سلسلہ انبیا پر مہر ہیں، اب آپ ﷺ کے بعد کوئی اس سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، اور قیامت تک کوئی شخص اب اس عہدہ پر فائز نہ ہوگا۔ مہر ہمیشہ ختم کرنے اور بند کرنے کے لیے ہوتی ہے: کما قال تعالی: یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک، یعنی سربمہر بوتلیں ہوں گی اور شراب ان کے اندر بند ہوگی۔ ختم اللہ علی قلوبھم، اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے، یعنی کفر اندر بند کردیا ہے۔ (احتساب قادیانیت ۲/۵۱۶)

اس لیے اُمت اسلامیہ کا اجتماعی عقیدہ بقول حضرت مولانا بدرعالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ یہ رہا ہے اور قیامت تک یہی رہے گا کہ اس مربی اعظم کے بعد دنیا میں کوئی نبی نہیں، اس کا ماننا نجات کے لیے کافی ہے، اسی کے ذریعہ رضائے حق مل سکتی ہے اور اسی کی مخالفت سے خدا کا غضب ٹوٹتا ہے۔ خدا کی جنت اسی کے گرد دور کرتی ہے۔ اور اس کی جہنم اسی کے نام متبرک سے خائف ہے۔ کوئی نہیں جس پر ایمان لانا اس کے بعد درست ہو، اس لیے کہ اب وہ آ گیا جو سارے جہاں کو تسلی دینے والا ہے، ہر پیاسا اسی کے بحر شریعت سے سیراب ہوگا، ہر پیاسا اسی کے دسترخواں سے شکم سیر ہوگا اور ہر خائف اسی کے حریم امن میں پناہ پائے گا، اس کا دامن خدا تعالی کی دائمی رضا کا ضامن ہے۔ کوئی نہیں جس کا نام اس کے نام سے اونچا ہو سکے، کوئی نہیں جو اس کی نبوت کے بعد اپنی طرف دعوت دینے کا حق رکھتا ہو۔ (نور ایمان، ص: ۳۱)

نیز حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۹۵۸-۱۰۵۲) فرماتے ہیں: مومن

وہ شخص نہیں ہے، جو آپ ﷺ کو صرف افضل الانبیاء، سید البشر اور امام الرسل تسلیم کرے، بلکہ ایمان کی تکمیل اس وقت ہوگی جب آپ ﷺ کو خاتم النبیین بھی مان لیا جائے گا۔ یعنی اب آپ کے بعد کوئی اور نبی یا رسول مبعوث نہیں ہوگا اور نہ ہی اب اس کی کوئی ضرورت وحاجت ہے، اس لیے آپ کی لائی ہوئی شریعت خاتم الشرائع، آپ پر نازل کی گئی کتاب (قرآن شریف) خاتم الکتب اور آپ کا دین آخری دین ہے۔ خاتم النبیین اور ختم نبوت کی اس تشریح اور تعبیر میں پوری اُمت مسلمہ متفق ہے کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے

نبوت کے جھوٹے دعوے دار

دین، اسلام ایک ابدی حقیقت ہے اور باطل کی اس کے ساتھ آویزش بھی رسم قدیم ہے، ملل سابقہ کی باطل کے ساتھ کشمکشیں ہمیشہ جاری رہی ہیں، اور تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ جو ملت جتنی کامل ومکمل ہوتی ہے، اس کو اسی قدر باطل کے ساتھ نبرد آزما ہونا پڑتا ہے، آخری ملت جس سے سیّد المرسلین، فخرِ موجودات، رحمتِ مجسم، پیکرِ صدق وصفا، منبع جود وسخا حضرت محمد مصطفےٰ، احمد مجتبےٰ آپ ﷺ لے کر تشریف لائے ہیں، سنت قدیمہ کے مطابق روزِ اول سے باطل کے ساتھ پنجہ آزما رہی ہے، اور ہمیشہ اس کو داخلی اور خارجی فتنوں سے نمٹنا پڑا ہے۔

امت کے تہتر فرقوں میں بٹنے کی پیش خبری، جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہوئے دعات کی پیش گوئی، اور جھوٹی نبوتوں کی دعوے داریاں وہ داخلی فتنے ہیں جن سے امت کو پوری طرح باخبر کردیا گیا ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے

ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "سیکون فی امتی ثلاثون کذّابون کلھم یذعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی." (ابوداؤد، الترمذی؛رقم الحدیث: ۲۲۱۹) آئندہ میری امت میں تیس [۳۰] بڑے جھوٹے پیدا ہوں گے، ان میں سے ہرایک مدعی ہوگا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں سلسلہ انبیاءؑ کو پورا کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء) نے فتح الباری شرح بخاری شریف: ۱۳/۳۴۳، میں اور بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء) نے عمدۃ القاری شرح بخاری شریف :۷/۵۵۵، میں صراحت فرمائی ہے کہ" انما المراد من کانت له شوکة." یعنی حدیث شریف میں جو تیس [۳۰] کا عدد مذکور ہے، اس سے مراد وہ جھوٹے نبی ہیں جو صاحب دبدبہ ہوں گے، یعنی ان کے اذناب واتباع ہونگے اور ان کی جماعت اور پارٹیاں ہوں گی، ورنہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کا شمار تو بہت مشکل ہے۔ (ردمرزائیت کے زرین اصول) چناں چہ جھوٹی نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کا سلسلہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی شروع ہوا تھا، جو تاہنوز جاری ہے ۔صاف بن صیا نے ۲ھ کو مدینہ شریف میں، اسود بن کعب نے ۶ھ کو یمن میں، اور طلیحہ بن خویلد اسدی نے ۸ھ کو خیبر میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ پھر ایک وقت کے بعد" خس کم جہاں پاک" کا مصداق ہو گئے ہیں، مگر چند ایسے بھی ہوئے ہیں جن کا معاملہ بہت سنگین صورت حال اختیار کر گیا ہے ۔ان میں کا سب سے پہلا مسیلمہ کذاب ،جس نے ۱۰ھ یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ پھر آگے چل کر بیسویں صدی کے آغاز جھوٹی نبوت کے دعوے داروں کے سردار اور کذاب کبیر، مردود لعین مرزا غلام قادیانی

بن غلام مرتضیٰ (۱۸۳۵ء۔ ۱۹۰۸ء) نے متحدہ ہندوستان کے صوبہ پنجاب ضلع گورداس پور تحصیل بٹالہ موضع قادیان ۱۹۰۱ء کو نبوت کا دعویٰ کیا، اور ہزاروں کو گمراہ کیا اور خود اپنے آپ کو اسفل سافلین میں دھکیل دیا۔

مرزا قادیانی کے متعلق حاجی صاحبؒ کی پیشن گوئی

یہاں پر یہ بات قابل لحاظ ہے کہ قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نورِ ایمانی اور بصیرت وجدانی سے مرزا قادیانی کے دعوے سے بہت پہلے اپنے خلیفہ اور پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے حجاز مقدس میں ارشاد فرمایا:

''پنجاب میں ایک فتنہ اُٹھنے والا ہے، اللہ تعالیٰ اس فتنہ کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔''

اور ان کو بطور خاص اس فتنہ کی تردید اور اس کو دُور کرنے کی طرف متوجہ فرما کر ہندوستان روانہ فرمایا۔ اس لیے ان کی کتاب ''شمس الھدایۃ'' غالباً ردِ قادیانیت پر سب سے پہلی کتاب ہے۔ نیز حضرت حاجی صاحبؒ ہی کے دوسرے خلیفہ اور دارالعلوم دیوبند کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نوراللہ مرقدہ نے اس، فتنہ کی نقاب کشائی سے پہلے اس موضوع پر ''تحذیر الناس'' جیسی اہم مدلل اور قیمتی کتاب تصنیف فرمائی جو ردِ قادیانیت کے موضوع پر راہنما اور رہبر کا کام انجام دے رہی ہے، پھر مناظرہ عجیبہ میں ان کا یہ فیصلہ الہامی زبان میں نقل ہوا ہے: ''اپنا دین وایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ [کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے

اس کو کافر سمجھتا ہوں ۔'' (مناظرہ عجیبہ۱۰۳بحوالہ دارالعلوم ختم نبوت نمبر :ص۱۴)
اوراس فتنہ قادیانیت کےظہور سےقبل ہی اس نوعیت کےتمام فتنوں کا سد باب کرتے ہوئےلکھا:''انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی ''او کما قال جوبظاہر بطرز مذکوراسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے،اس باب میں کافی ہے،کیوں کہ یہ مضمون درجہ تواتر کوپہنچ گیا ہے،پھراس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا ،گوالفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں،سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجودتواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعدادرکعات فرائض ووتر وغیرہ،باوجود یہ کہ الفاظ احادیث مشعر تعدادرکعات متواتر نہیں ۔جیسااس کا منکر کافر ہے،ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔''
(تحذیرالناس :ص۱۰۹)

علامہ انور شاہؒ کا قادیانیت کے متعلق احساس

نیز محدث عصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اورمساعی اس سلسلہ میں امت مسلمہ کےایمان کےتحفظ وبقا کا سبب ہیں،آپ نےمرضِ موت میں جب آپ نیم جان ہوکربستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے،فارسی زبان میں ایک کتاب'' خاتم النبیین'' کےنام سےلکھی،جوترجمہ کےساتھ چھپ چکی ہے۔
پھر آپؒ کی توجہ اورفکر مندی سےآپ کےتلامذہ کی جوایک بڑی تعداد قادیانی فتنہ کےخلاف تحریروتقریرکےذریعہ علمی جہاد کےلیے تیار ہوکر میدان میں آ گئی تھی اس سےاس فتنہ کےبارےمیں حضرتؒ کی شدت احساس اورقلبی اضطراب کا کچھ اندازہ لگایا جاسکےگا۔چناچہ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''میں ۱۳۴۵ھ میں یہاں (دارالعلوم دیوبند کا) دورہ حدیث کا طالب علم تھا ، یہ دارالعلوم دیوبند میں حضرتؒ کی صدارت تدریس اور درس حدیث کا آخری سال تھا ، جس دن دورہ حدیث کے طلبہ کا سالانہ امتحان ختم ہوا اس دن حضرت نے بعد نماز عصر مسجد میں دورہ سے فارغ ہونے والے ہم طلبہ کو خصوصی خطاب فرمایا، وہ گویا ہم لوگوں کو حضرت کی آخری وصیت تھی۔ اس میں دوسری اہم باتوں کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ ہم نے اپنی عمر کے پورے تیس سال اس میں صرف کئے کہ یہ اطمینان ہو جائے کہ فقہ حنفی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ الحمد لله فيما بيننا و بين الله اس پر پورا اطمینان ہو گیا کہ فقہ حنفی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ اگر کسی مسئلہ کے خلاف کوئی حدیث ہے تو کم از کم اسی درجہ کی حدیث اس کی تائید اور موافقت میں موجود ہے۔

لیکن اب ہمارا احساس ہے کہ ہم نے اپنا یہ وقت ایسے کام پر صرف کیا جو زیادہ ضروری نہیں تھا، جو کام ضروری تھے، ہم ان کی طرف توجہ نہیں کر سکے۔ اس وقت سب سے زیادہ ضروری کام دین کی اور امت کی فتنوں سے حفاظت ہے جو بلاشبہ فتنہ ارتداد ہے۔ میں آپ لوگوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ان فتنوں سے امت کی اور دین کی حفاظت کے لیے اپنے کو تیار کریں، یہ اس وقت کا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ آپ اس کے لیے اُردو تحریر و تقریر میں مہارت پیدا کریں، اور جن کے لیے انگریزی میں مہارت حاصل کرنے کا امکان ہو وہ انگریزی میں مہارت پیدا کریں۔ ملک کے اندر ان فتنوں کا مقابلہ اُردو میں کیا جا سکتا ہے، اور ملک کے باہر انگریزی کے ذریعہ۔''
(دارالعلوم ختم نبوت نمبر ۷ ۱۹۸ء، ص ۳۱، ۳۲)

تحفظ ختم نبوت آپ کی سنت مبارکہ

عقیدہ ختم نبوت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت و آبرو ہے اور اس کے تحفظ ہی میں اسلام کے باقی عقائد و اعمال کی بقاو تحفظ ہے۔اس لیے اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، دین کے اس شعبہ کو اللہ نے خود آپ ﷺ سے وابستہ فرمایا اور سب سے پہلے خود آپ ﷺ نے اپنے زمانے میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعی نبوت کا استیصال کر کے امت مسلمہ کو کام کرنے کا عملی نمونہ پیش فرمادیا۔چناں چہ اسود عنسی کے استیصال کے لیے آپ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو جنہیں اللہ تعالی نے تحفظ ختم نبوت کے مشن میں سرخرو کیا اور طلیحہ اسدی کے مقابلہ میں حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور اس فتنہ کو ہمیشہ کے لیے ختم کردیا۔یہ امت کے لیے خود آپ کا عملی سبق ہے۔

منکرین زکاۃ اور منکرین ختم نبوت سے جہاد

پھر نبی اکرم ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ہی، خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلافت سنبھالتے ہی ارتداد کی دولہریں (انکارِ زکاۃ اور انکارِ ختم نبوت) اٹھیں۔آپ ؓ نے منکرین زکاۃ اور منکرین ختم نبوت دونوں کے خلاف جہاد کیا اور فرمایا:''انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حـــی ؟۔(مشکاۃ المصابیح :رقم الحدیث ۶۰۳۴)وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا، دین مکمل ہو چکا،تو کیا میرے لیے جیتے ہوئے دین کم (ناقص)ہوجائے گا۔

پھر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے منکرین زکاۃ کے خلاف جہاد کیا تو جہاد

کرنے سے پہلے اس پر بحث ومباحثہ بھی ہوا کہ منکرین زکاۃ کے خلاف جہاد کیا جائے یا جہاد نہ کیا جائے، پھر جب تمام صحابہ کرام متفق ہوگئے تو منکرین زکاۃ کے خلاف جہاد ہوا۔لیکن مسیلمہ کذاب کے جھوٹی نبوت کے اعلان کے سنگین ترین حالات میں جب ان منکرین ختم نبوت کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد ولشکر کشی کا حکم دیا تو کسی ایک صحابیؓ نے یہ نہیں کہا کہ وہ کلمہ گو ہے اس کے خلاف جہاد نہیں ہونا چاہئے ۔ بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسیلمہ کذاب اوراس کے پیروکاروں کو کفار سمجھ کر کفار کی طرح ان سے جہاد کیا۔ یہ پہلی جنگ یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی ،اس جنگ میں سب سے پہلے حضرت عکرمہؓ پھر حضرت شرجیلؓ بن حسنہ اور آخر میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم نے مسلمانوں کے لشکر کی کمان سنبھالی۔

تاریخ اسلام سے واضح ہوجاتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جو اہمت تھی اس کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے جو معرکہ ہوا اس میں بائیس ہزار [۲۲۰۰۰] مرتدین قتل ہوئے اور بارہ سو [۱۲۰۰] کے قریب صحابہ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا ،جس میں چھ سو [۶۰۰] کے قریب تو حفاظ اورقراء تھے ۔ حالانکہ نبی اکرمﷺ کی حیات طیبہ کے دوران اسلام کی خاطر جان دینے والوں کی کل تعداد دوسوناسٹھ [۲۵۹] تھی کفار کے جہنم واصل ہونے والوں کی کل تعداد سات سو اناسٹھ [۷۵۹] بنتی ہے جو کل ملاکر ایک ہزار ایک سو اٹھارہ [۱۱۱۸] بنتی ہے ۔ان اعداد وشمار سے اندازہ لگایا جائے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر صرف ایک معرکہ میں آپﷺ کی حیات طیبہ میں شہید ہونے والے کل شہداء

سے کئی گنا زائد صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں جہنم واصل ہونے والے کافروں سے کئی گنا زائد مرتد محض اس ایک جنگ میں قتل ہوئے۔ ۔۔۔۔۔صحابہ کرام کے بعد بھی ہر دور میں ''ختم نبوت'' کا تحفظ کس قدر حساسیت کا پہلو لئے رہا، کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں حکومت اسلامی نے اس شخص کو، جس نے دعویٰ نبوت کیا، سزائے موت دی ہے، ایک شاعر کو صلاح الدین ایوبیؒ نے علماء کے فتویٰ کی بناپر، ایک شعر کہنے پر قتل کرادیا تھا؛

کان مبدأ هذا الدين من رجل ......سعىٰ فأصبح يدعىٰ سيد الامم.
(صبح الاعشیٰ:۱۳۹،۳۰۵)

اس شعر سے اس شخص نے نبوت کو کسبی قرار دیا کہ نبوت ریاضتوں سے حاصل ہوسکتی ہے، اس لیے اسے قتل کروادیا۔ (احتساب قادیانیت:۴/۴۴۴) اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ'' میں کہتے ہیں: ''خلیفہ عبدالملک بن مروان نے مدعی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا، اور بے شمار خلفاء وسلاطین نے اس قماش قسم کے لوگوں کے ساتھ یہی سلوک کیا اور اس دور کے تمام علماء نے بالاجماع ان کے اس فعل کو صحیح اور درست قرار دیا، اور جو شخص مدعی نبوت کے کفر میں اس اجماع کا مخالف ہو وہ خود کافر ہے۔'' (ج:۲ص:۲۰۷)

اُمت کا متفقہ اجماعی عقیدہ

ساڑھے چودہ سو سال سے تمام اہل ایمان کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا تشریعی

،غیر تشریعی ،ظلی ،بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا ان کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا ،رسالتیں ان پر ختم ہوگئیں،وحی ان پر منقطع ہوگئی،ان کی کتاب آخری کتاب،ان کی امت آخری امت ،اور ان کا دین آخری دین ہے۔آپ کے بعد اب کسی قسم کی نئ نبوت کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔جوکوئی بھی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا،وہ بڑا کذاب،مفتری ،زندیق ،بدترین کافر اور واجب القتل ہوگا۔حتیٰ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۰۔۱۵۰ھ) کا قول ہے کہ''جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے،کیوں کہ دلیل طلب کرکے اس نے اجرائے نبوت کے امکان کا عقیدہ رکھا۔(جو کفر ہے۔من طلب منہ علامۃ فقد کفر بقول النبی:لا نبی بعدی. (مناقب الامام اعظم ابی حنیفہ: باب ۷ص:۱۶۱(امام اعظم ابوحنیفہ:۱/۱۶۱،ابن احمد المکی)اور فقہ شافعی کی مستند کتاب ''مغنی المحتاج شرح منہاج''،فقہ حنبلی کا مستند فتاویٰ''مغنی ابن قدامہ''اور''الشرح الکبیر شرح المقنع''میں بھی اس کی صراحت ہے،جس کی تفصیل طوالت سے بچنے کے لیے چھوڑی جارہی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن شریف کی روشنی میں

ختم نبوت کا عقیدہ قرآن وسنت، اجماع امت اور قیاس وعقل سلیم سے ثابت ہے۔چناں چہ قرآن شریف نے مسئلہ ختم نبوت کو تقریبا سو مقامات پر ذکر کیا ہے،کہیں صراحتاً،کہیں کنایۃ ،کہیں عبارۃ النص سے،کہیں اقتضاء النص سے،کہیں اشارۃ النص سے،تو کہیں دلالۃ النص سے،جس کی پوری تفصیل حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۹۷۔۱۹۷۶ء) نے اپنی تصنیف''ختم النبوۃ فی

القرآن'' میں ذکر کی ہے۔یہاں پر صرف چندآیتیں بطورنمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیّن ،وکان اللہ بکل شيء علیماً. (الاحزاب:۴۰)(مسلمانو!)محمد (ﷺ)تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں،لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔اوراللہ ہر بات کوخوب جاننے والا ہے۔

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ''خاتم النبیین''کے معنی یہ ہے کہ نبی اکرمﷺ آخری نبی ہیں،آپ کے بعد اب کسی کوبھی منصب نبوت پر فائزنہیں کیا جائے گا۔چناں چہ مفسر علامہ امام ابن جریر طبریؒ (۲۲۴۔۳۱۰ھ)اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں:ولکنہ رسول اللہ وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیھا فلا تفتّح لاحدبعدہ الی قیام الساعۃ۔(تفسیر طبری:۱۲/۲۲)

آپﷺ) نے نبوت کوختم کردیا اوراس پرمہر لگادی،اب دروازۂ نبوت قیامت تک کسی کے لیےنہیں کھلے گا۔

محقق حافظ عماد الدین ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ تحریر فرماتے ہیں:فھذہ الآیۃ نص فی انی لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول با لطریق الاولیٰ والاحریٰ لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوۃ فنا کل رسول نبی ولا ینعکس .وبذالک وردت الاحادیث المتواترۃ عن رسول اللہ ﷺ من حدیث جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنھم . (تفسیر ابن کثیر:۳۹۳/۳)

یہ آیت اس بارے میں نص صریح ہے کہ محمد رسول اللہﷺ کے بعد کوئی نبی

نہیں ہوسکتا اور جب کوئی نبی نہ ہوگا تو رسول بدرجہ اولی نہ ہوگا کیوں کہ رسالت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے خاص ہے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں ۔اس مسئلہ میں آنحضرت ﷺ کی احادیث متواترہ بھی حضرات صحابہ سے منقول ہیں ۔البتہ مفسر ابن حزم (۴۵۲ھ) لکھتے ہیں :حضرت رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد انبیاء میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی کی آمد نہ ہوگی اور کوئی کسی دیگر کی نبوت کا قائل ہوا تو اس کے کفر میں کسی مسلمان کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس عقیدہ پر شرعی حجت قائم ہو چکی ہے ۔(الملل والنحل :۳/ ۲۴۹)نیز اسی کتا ب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں :حضور ﷺ خاتم النبیین آخری نبی ہونے کا اقرار واجب ہے اور آپ کے بعد نبوت کا تصور باطل ہے کیوں کہ یہ ہرگز روا نہیں ہے ۔(الملل والنحل :۱/ ۷۷)

☆ قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا ،(الاعراف پ۹)

☆ وما ارسلناک الا کافة للناس بشیرا و نذیرا ۔(سبا :پ۲۲)

☆ وما ارسلناک الا رحمة للعلمین ۔()انبیاء :پ۱۷

☆ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۔(المائدہ

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت اور رسالت عالم گیر اور آفاقی ہے ،کسی مخصوص علاقہ وخطہ اور کسی معین زمانہ و وقت کے ساتھ مخصوص اور محدود نہیں ۔اس لیے اب آپ کے بعد کسی نبی و رسول کو آنا نہیں ہے ۔اور اللہ تعالی کا دین آپ پر مکمل کر دیا گیا ہے ۔اب اس دین مبین میں کہیں سے کوئی کمی یا خامی باقی

نہیں رہی کہ کسی اور نبی کی ضرورت باقی رہ جائے۔

☆ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون، اؤلئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون ۔

(بقرہ:) اور جو اس (وحی) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی، اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے پرور دگار کی طرف سے صحیح راستے پر ہیں، اور یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم لکھتے ہیں:

''اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ کر دیا گیا کہ وحی کا سلسلہ حضور اکرم ﷺ پر ختم ہو گیا، آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہو گا جس پر وحی آئے، کیوں کہ یہاں اللہ تعالی نے صرف آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی وحی اور آپ سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی وحی کا ذکر فرمایا ہے آپ کے بعد کی کسی وحی کا ذکر نہیں فرمایا۔ اگر آپ کے بعد بھی کوئی نیا پیغمبر آنے والا ہوتا یا اس کی وحی پر ایمان لانا ضروری ہوتا تو اس کو بھی یہاں بیان فرمایا جاتا جیسا کہ پچھلے پیغمبروں سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ آپ حضرات کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لانے والے ہیں آپ کو ان پر بھی ایمان رکھنا ہو گا۔ دیکھئے قرآن کریم سورہ آل عمران؛ آیت ۸۱)

عقیدہ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی اکرم ﷺ کے ''خاتم النبیین'' ہونے پر تقریباً دو سو سے زیادہ احادیث مبارکہ میں دلائل موجود اور اس کے ثبوت واضح ہیں۔ ان میں سے صرف چند احادیث

کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

☆ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتاً فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویتعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین. (صحیح البخاری؛ ۳۵۳۵)

میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اوراس میں ہرطرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ،اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کی خوب صورتی کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی ؟تو آپ ﷺ نے فرمایا:[اس نبوت والے مکان کی چھوٹی ہوئی آخری اینٹ میں ہی وہ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کانت بنوا اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون.'' (صحیح البخاری؛رقم الحدیث ۳۴۵۵ بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی وفات پا جاتا تو دوسرے ان کی جگہ تشریف لے آتے لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، البتہ میرے خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: ''ان رسول اللہ ﷺ خرج الیٰ تبوک واستخلف علیًا فقال اتخلفنی فی

الصبیان و النساء قال الاترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی بعدی ۔(صحیح البخاری؛رقم:۴۴۱۶

رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا ۔علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون تھے ۔لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی. (الترمذی؛رقم:۲۲۷۲)رسالت اور نبوت کا سلسلہ یقیناً ختم ہو چکا ہے ۔اس لیے میرے بعد نہ کوئی صاحب شریعت رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نیا نبی آئے گا۔

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحوا لله بی الکفر وانا الحاشر الناس علی قدمیّ وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی .'' (الترمذی؛رقم الحدیث:۲۸۴۰)میرے کئی نام ہیں: میں محمد ہوں،احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ میرے ذریعہ کفر مٹا دیں گے، میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے،اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

عقیدہ ختم نبوت اور اجماع اُمت

☆ امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۰۔۵۰۵ھ) فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت من هذا اللفظ ومن قرائن احواله انه افهم عدم نبی بعده ابدا ......وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص فمنكر هذا لا يكون الا منكر الاجماع. (الاقتصاد فی الاعتقاد،ص۱۲۳) بے شک پوری امت اسلام نے قرآن شریف میں اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہی عقیدہ سمجھا ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے بعد نہ کوئی نیا نبی ہوگا اور نہ ہی کوئی نیا رسول ہوگا، اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں (یعنی خاتم النبیین کا کوئی اور معنیٰ مراد نہیں لیا جاسکتا ہے)، اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔

☆ امام ابو الفضل عیاض بن موسیٰ مالکی رحمۃ اللہ علیہ (۴۷۶۔۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

لانه اخبر ﷺ انه خاتم النبيين لا نبی بعده واخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة علىٰ حمل هذا الكلام على ظاهره وانه مفهومه المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شک فی كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً اجماعا وسمعاً. (الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ،فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر)

نبی اکرم ﷺ نے اپنے بارے میں یہ فرمایا: کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: نبی اکرم ﷺ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں اور یہ کہ آپ کو تمام انسانیت کا نبی بنا کر بھیجا گیا، اور اس

پر امت کا اجماع ہے کہ اس کلام سے جو ظاہری معنی سمجھ میں آرہا ہے، وہی مراد ہے اس کے علاوہ کوئی اور معنی مراد لینے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اس لیے جو شخص اس (عقیدہ ختم نبوت) کا انکار کرے اس کے کافر ہونے میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔

☆ علامہ سید محمد آلوسی مفتی بغداد (۱۸۰۲۔۱۸۵۴ء) فرماتے ہیں: "ویکون ﷺ خاتم النبیین مما نطقت به الکتاب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر." (روح المعانی:۲۲/ ۳۹)
اور نبی اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر کتاب یعنی قرآن (بلکہ تمام آسمانی کتب) ناطق ہے اور احادیث نبویہ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے، پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔

☆ اور اسی مضمون کو علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۴ھ) نے اپنے فتاویٰ میں اس طرح بیان فرمایا ہے: "ومن اعتقد وحیاً بعد محمد ﷺ کان کافرا باجماع المسلمین." (الفتاویٰ الفقهیة: ۴/ ۱۹۴) اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع المسلمین کافر ہے۔

☆ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (۔۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں: "دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع." (الفقہ الاکبر: ۱۵۰)
ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اُمت کے اجماع سے کافر ہے۔

☆ شیخ عبدالوہاب شعرانی (۸۹۷ھ۔۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

قال الشیخ : اعلم ان اللہ تعالیٰ قد سدباب الرسالۃ عن کل مخلوق بعد محمد ﷺ الیٰ یوم القیامۃ .(الیواقیت والجواہر:۳/۷۱) یعنی شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ () نے فرمایا: جان لو کہ اللہ تعالی نے ہر مخلوق سے محمد ﷺ کے بعد رسالت کا دروازہ قیامت تک بند کر دیا ہے۔

متکلمین کا عقیدہ ختم نبوت پر اجماع

☆ علامہ ابو جعفر الطحاوی الحنفیؒ (۲۲۹ھ۔۳۲۱ھ) فرماتے ہیں:

وان محمدا ﷺ عبده المصطفیٰ ونبیّه المجتبیٰ ورسوله المرتضیٰ وانه خاتم الانبیاء وامام الاتقیاء وسید المرسلین وحبیب رب العٰلمین ،وکل دعوة نبوة بعد نبوته فغی وهوی وهو المبعوث الی عامة الجن وکافة الوریٰ بالحق والهدی وبالنور والضیاء.(عقیدۃ الطحاوی)

اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے برگزیدہ بندے، منتخب نبی ،اور پسندیدہ رسول ہیں ۔اور آپ خاتم الانبیاء،متقیوں کے پیشوا، تمام رسولوں کے سردار اور حبیب رب العالمین ہیں ۔آپ کی نبوت کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور نفس پرستی وجہالت ہے ۔آپ کو دین حق ،ہدایت نور اور روشنی کے ساتھ تمام جنوں اور انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

☆ علامہ تفتازانیؒ (۷۱۲ھ۔۷۹۳ھ) شرح عقائد میں لکھتے ہیں کہ:

وقد دل کلامه وکلام اللہ المنزل علیه انه خاتم النبیین وانه مبعوث الی کافة الناس بل الی الجن والانس ثبت انه آخر الانبیاء .

نبی کریم کے ارشادات اور آپ پر نازل شدہ قرآن ہر دو اس بات کے کھلے

ثبوت ہیں کہ جناب محمد رسول اللہ خاتم النبیین (ﷺ) ہیں جنہیں تمام انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے بلکہ وہ تمام جن وانس کے نبی ہیں اور وہ ''آخر الانبیاء'' ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

☆ علامہ عبدالسلام (۱۰۷۸ھ) شرح اتحاف المرید میں لکھتے ہیں:

ای ختم ربنا بنبوته جمیع الانبیاء قال تعالی وخاتم النبیین ویلزم منه ختم المرسلین ایضا لان ختم الاعم ختم للاخص من غیر عکس فلا تبتدء نبوة ولا شریعة بعده ﷺ.

ہمارے رب نے ہمارے نبی کریم (ﷺ) پر نبوت انبیاء کو ختم فرمایا۔ وہ ختم المرسلین بھی ہیں کیوں کہ عام کے خاتمہ سے خاص تو بطور اولیٰ ختم ہو گئے۔ نبی کریم (ﷺ) کے بعد اب کسی نبوت وشریعت کا آغاز نہ ہوگا۔

☆ علامہ عبدالغنی نابلسی (۱۰۵۰ھ-۱۱۴۳ھ) شرح کفایۃ العوام میں فرماتے ہیں:

اولهم آدم ثم الآخر منهم بحیث لیس بعده نبی ولا رسول الا محمد بن عبدالله خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ وهو النبی الباقی علی رسالته وان مات ﷺ الی آخر الزمان وانقطاع الدنیا.

انبیاء کے اول آدم ہیں تو ان کے آخر میں محمد بن عبداللہ (ﷺ) ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ وہ خاتم النبیین بھی ہیں، خاتم المرسلین بھی ہیں۔ وہ ایسے نبی ہیں جن کی نبوت ان کی وفات کے بعد بھی دنیا کے خاتمہ تک باقی رہے گی۔

عقیدہ ختم نبوت پر اہل سلوک کا اجماع

☆ عارف باللہ شیخ جامیؒ اپنے عقائد میں لکھتے ہیں:

جناب محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء بھی ہیں، خاتم المرسلین بھی ہیں (ﷺ) اس لیے کہ حق تعالیٰ شانہ نے ان کے بارے میں فرمایا: ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، پھر آنحضرت (ﷺ) نے حضرت علی کو فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون۔ مگر میرے بعد نبوت نہیں۔ نیز آپ نے فرمایا: میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

☆ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:

جو شخص جناب محمد رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ یا ان کے بعد نبوت کو جائز سمجھے وہ قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے کیوں کہ قرآن کی نص ہے کہ وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آخر المرسلین ہیں، پھر حدیث میں ہے کہ وہ عاقب ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اللہ اور رسول کے یہ ارشادات اپنے ظاہر پر ہیں اس پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ ان میں کوئی تاویل نہیں ہے۔

☆ شیخ عمادالدین حیات القلوب میں لکھتے ہیں:

ہمارا ایمان ہے کہ جناب محمد رسول اللہ (ﷺ) تمام انبیاء سے افضل اور ان کے آخری اور خاتم ہیں۔

☆ ابن العربی کہتے ہیں:

نبوت اور نبی کے الفاظ صاحب شریعت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ نیز وہ جسے رؤیا صالحہ میں وحی کی گئی ہو مگر رؤیا صالحہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ نبی کے رؤیا تو صالحہ ہوتے ہیں مگر ہر رؤیا صالحہ والا نبی نہیں ہوتا۔ جب تک نبوت کے جملہ

اجزاء بطور مجموعہ اس میں جمع نہ ہوں۔اور یہ نبوت منقطع ہوچکی ہے۔(مقالات ملیہ درمطالعہ قادیانیت، مقال ۱۴ص: ۵۰۴،۳۰۴)

عقیدہ ختم نبوت عقل کی روشنی میں

اگر حضور ﷺ کے بعد بھی کسی نبی کی گنجائش رہے گی تو آیا اس کی شریعت ہماری شریعت واحکام کی مخالف ہوگی یا موافق؟ اگر مخالف ہوئی تو سوال یہ ہے کہ وہ ہماری شریعت کومنسوخ کرے گی یا نہیں، اگر تم کہتے ہو کہ وہ نبی ہماری شریعت کو منسوخ کردے گا تو تمہاری یہ بات قرآن کی آیت ''ماننسخ من آیة او ننسها نات بخیر منها او مثلها ''کے معارض ہے، کیوں کہ قرآن کی یہ آیت کہتی ہے کہ کسی چیز کومنسوخ کرنے کے لیے لازم ہے کہ ناسخ اپنے منسوخ سے افضل ہو یا کم ازکم اس کے برابر ہو، اور یہاں یہ شرط مفقود ہے۔

اگر تم کہتے ہو کہ وہ نیا نبی ہماری شریعت کومنسوخ نہیں کرے گا، بلکہ بعض علاقے میں اس کی شریعت پر عمل کیا جائے گا اور بعض علاقوں میں ہماری شریعت پر تو تمہاری یہ بات قرآن کی ایک دوسری آیت ''انی رسول اللہ الیکم جمیعا ''کے معارض ہے، کیوں کہ اس آیت سے پتہ چل رہا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت آفاقی ، عالمگیر ہے اور تم نے اس کو بعض علاقوں میں محدود کردیا، اگر اس نبی کی شریعت ہماری شریعت کے موافق ہوئی تو سوال یہ ہے کہ کیا جو کچھ بھی ہمارے نبی پر نازل کیا گیا ہے من وعن وہی چیزیں اس نبی پر بھی نازل کیا جائے گا یا اس سے کچھ زائد چیزیں؟

اگر تم کہتے ہو کہ من وعن وہی چیزیں نازل کی جائے گی تو تمہاری یہ بات قرآن کی آیت ''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ''کے مخالف ہے کیوں

کہ کسی چیز کی حفاظت کا ذمہ لینا اس بات کی دلیل ہے کہ اب ایسی چیز نازل نہیں کی جائے گی، حالانکہ تمہارے بقول ابھی ایک اور شریعت ہے جو انہیں اوامر ونواہی پر مشتمل ہے۔

دوسری بات شریعت محمدیہ کا اللہ کی حفاظت میں ہونا یہ اس کی خصوصیت اور تمہارے بقول بعد والی شریعت بھی انہیں احکام وقوانین اوامر ونواہی پر مشتمل ہے تو اس کا مطلب اب اس کی بھی حفاظت اللہ کے ذمہ ہوگی، ایسے میں یہ ہماری شریعت کی خصوصیت کہاں باقی رہی،

اگر تم کہتے ہو کہ اس نئی شریعت میں کچھ زائد چیزیں، کچھ مزید فوائد بھی ہونگے تو تمہاری یہ بات قرآن کی آیت ''تبیانا لکل شیء'' کے مخالف ہے کیوں کہ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں جتنی بھی فائدے کی چیزیں تھیں، سب اس کتاب میں بیان کردی ہے، اب تم کہہ رہے ہو کہ کچھ فائدے کی چیزیں نئی والی شریعت میں ہے۔

یہاں کوئی یہ نہ کہے کہ یہ سارے محذورات اس وقت لازم آئیں گے جب ہم اس نبی کے لیے شریعت کو لازم قرار دیں، ماضی میں بہت سے ایسے نبی گزرے ہیں جن کے پاس اپنی کوئی شریعت نہیں تھی جیسے حضرت ہارون، حضرت یوشع بن نون علیہما السلام، سو یہاں بھی وہ نیا نبی بغیر شریعت کے حضور ﷺ کی شریعت پر عمل کرے گا اور اسی کی تبلیغ کرے گا۔

یہ سوال اس لیے درست نہیں ہے کہ وہ نبی جب نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا تو اس کی بعثت کا مقصد امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہی ہوگا، اور اللہ امر بالمعروف

ونہی عن المنکر کے لیے اس امت کے ہر فرد کو مکلّف بنایا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ’’تو جس کام کے لیے اللہ نے امت کے ہر فرد کو مکلّف بنایا ہے اس کے لے نئے نبی کی کوئی حاجت وضرورت نہیں۔ (مستفاد تحذیر الناس مؤلفہ قاسم نانوتویؒ بحوالہ ماہنامہ المناظر، جلد۴، شمارہ ۴،۵)

قانون فطرت بھی ختم نبوت کا مقتضی ہے

مفتی اعظم پاک و ہند حضرت مولانا مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’کائنات عالم پر سرسری نظر ڈالنے والا دنیا میں دو چیزیں دیکھتا ہے، ایک وحدت دوسری کثرت۔ لیکن ذرا تامل کیا جائے اور نظر کو عمیق کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں میں بھی وحدت ہی اصل الاصول ہے، جتنی کثرتیں سطحی نظر میں سامنے آتی ہیں وہ بھی کسی وحدت کے سلسلہ میں بندھ کر قائم ہیں۔ اور جو کثرت کسی وحدت پر منتہی اور وحدت میں منسلک نہیں اس کا شیرازہ وجود منتشر ہو کر قریب ہے کہ عدم میں شامل ہو جائے، اس لیے ایسی کثرت کو موجود کہنا بھی فضول ہے۔

مثال کے لیے دیکھئے کہ جب ہم آسمان کی طرف نظر اُٹھاتے ہیں تو اس کے محیر العقول طول وعرض میں بے شمار کثرتیں پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، لیکن جب ان کثرتوں کے سلسلہ میں نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کثرتیں ایک ہی مرکز کے ساتھ وابستہ ہیں، اور ایک ہی محور پر حرکت کر رہی ہیں، اور اگر ان کا سلسلہ اس وحدت پر منتہی نہ ہوتا تو یہ نظام سماوی کسی طرح باقی نہ رہ سکتا تھا۔

آسمان سے نیچے اتر کر موالید ثلاثہ میں بھی یہی فطری قانون نافذ ہے۔

جمادات کے ذرہ ذرہ پرنظر ڈالو تو کس قدر بے شمار کثرتیں سامنے آتی ہیں، لیکن وہ سب بھی اسی طرح ایک وحدت میں منسلک ہیں، اور جب رشتۂ انسلاک ٹوٹتا ہے تو اس کے لیے موت کا پیام ہوتا ہے۔

نباتات میں بے شمار شاخیں، پتے اور پھل پھول نئے نئے رنگ اور نئی نئی وضع میں کثرت کی شان لئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، لیکن اگر ان کی انتہا ایک جڑ کے ساتھ وابستہ نہ ہوتو فرمائے کہ اس باغ و بہار کی عمر کتنی رہ سکتی ہے۔

حیوانات میں ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک اور تین سو ساٹھ جوڑوں کی کثرت موجود ہے لیکن اگر یہ سب ایک رشتہ وحدت میں منسلک نہ ہوتو یہی اس کی موت ہے۔

اس کے بعد دنیا میں تمام مشینوں، انجنوں، گاڑیوں، برقی تاروں، اور واٹر ورکس کے نلوں، وغیرہ وغیرہ پر نظر ڈالئے تو سب کو اسی قانون فطرت کی جکڑ بند سے آباد پائیں گے، اور جب کسی انجن کے کل پرزے اُس کی روح (اسٹیم) سے علاحدہ ہوں، یا گاڑیوں کا باہمی ربط ٹوٹے، یا برقی تاروں کا اتصال بجلی کے خزانہ کے ساتھ نہ رہے، یا پانی کے نل واٹر ورکس سے منقطع ہو جائیں تو ان کا وجود بھی بے کار ہے۔

کائنات کی ان مثالوں پر نظر کرکے جو قانون قدرت ذہن نشین ہوتا ہے ، نبوت اور رسالت بھی اس سے علاحدہ نہ ہونی چاہئے، بلکہ عالم کی تمام نبوتوں کا سلسلہ بھی کسی ایسی نبوت پر ختم ہونا چاہیے جو سب سے زیادہ اقویٰ واکمل ہو اور جس کے ذریعہ سے نبوتوں کی کثرت ایک وحدت پر منتہی ہو کر اپنے وجود کو قائم اور مفید بنا سکے، اور مسلم ہے کہ اس سیادت وفضیلت کے حقدار صرف حضرت خاتم الانبیاء ہی ہو سکتے ہیں، جن کی سیادت پر انبیاء سابقین اور ان کی کُتب سماوی اور پھر ان کی اُمتیں

خود گواہ ہیں، جن کی تصریحات ابھی آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

اور یہی رمز ہے اس میثاق میں جو تمام انبیاء و رسل سے لیا گیا ہے کہ اگر وہ آپ کا زمانہ پائیں تو آپ پر ایمان لائیں، اور آپ کی مدد کریں، ارشاد ہے: ''لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔'' ضرور آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں۔ اور اس میثاق کی تصدیق اور سیادت کو ثابت کرنے کے لیے خداوند عالم نے دو مرتبہ دنیوی حیات میں آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ جمع فرمایا، اور یہ سیادت اس طرح ظاہر فرمائی کہ آپ تمام انبیاء علیہ السلام کے امام ہوئے جس کا **مفصل** واقعہ اسراء و معراج کے تحت میں تمام کتب حدیث میں صحیح و معتبر روایات سے منقول ہے، پھر آخر زمانہ میں انبیائے سابقین میں سے سب سے آخری نبی حضرت عیسیٰؑ کو آپ کی شریعت کا صریح طور پر متبع بنا کر بھیجدیا جائے گا، تا کہ اس میثاق پر صاف طور سے عمل ہو جائے۔

اور پھر قیامت میں شفاعت کبریٰ کے ذریعہ تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کی سیادت واضح فرمائی جائے گی۔ الغرض عقل و حکمت اور قانونِ فطرت کا اقتضاء ہے کہ تمام نبوتیں آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ختم ہو جائیں۔

قانون فطرت کی دوسری نظیر

دنیا کی اکثر چیزوں پر جب نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک مقصد کے پورا کرنے کے لیے سینکڑوں اسباب و آلات کام میں آتے ہیں، اور ایک زمانہ دراز ابتدائی مقدمات طے کرنے میں صرف ہوتا ہے، سب سے آخر میں اصل مقصود کی صورت نظر آتی ہے۔

مثال کے لیے درختوں کو دیکھئے اور بیج بونے کے وقت تک تمام درمیانی مراحل پر تفصیلی نظر ڈالیئے تو معلوم ہوگا کہ ان تمام کاوشوں کا اصلی مقصود یہ تھا، جو آج سامنے آیا ہے۔

اسی طرح تمام کائنات کی پیدائش کا اصلی مقصد اور تمام نبوتوں کا خلاصہ آنحضرت ﷺ ہیں، اور قانون فطرت کے موافق آخر میں تشریف لائے ہیں۔

اسی مضمون کو سندی، شیخی و استاذی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحبؒ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے اس بلیغ شعر میں ادا فرمایا ہے:

اے ختمِ رسل اُمتِ تو خیر الامم بود...... چوں ثمرہ کہ آید ہمہ در فصل اخیری

تیسری نظیر

اسی طرح شاہی درباروں پر نظر ڈالو کہ ایک مدت پہلے سے اس کا انتظام کرنے کے لیے سینکڑوں بڑے چھوٹے حکام برسرِ کار آتے ہیں، لیکن ان سب کا اصلی مقصد سلطانی دربار کے لیے راستہ ہموار کرنا ہوتا ہے، اور اسی لیے جب دربار کا وقت آتا ہے اور بادشاہ تختِ سلطنت پر جلوہ افروز ہو کر مقاصدِ دربار کی تکمیل کرتا ہے تو اس کے بعد اور کسی کا انتظار باقی نہیں رہتا، اور اس پر دربار ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ زیر بحث میں بھی اسی طرح سلطان الانبیا ﷺ پر سلسلہ نبوت کا ختم ہو جانا بالکل قانونِ فطرت اور مقتضائے عقل کے موافق ہے۔ اسی قسم کی سیکڑوں نظیریں ذرا تأمل سے ہر شخص نکال سکتا ہے۔ (ختم نبوت: ۳/ ۳۵۷، ۳۶۰)

الغرض عقیدہ ختم نبوت پر پورے دین کا انحصار ہے اور یہ وہ بنیادی اور اہم و

ضروری عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے عالم ارواح میں، عالم دنیا میں، عالم برزخ میں، عالم آخرت میں، حجۃ الوداع اور درود شریف میں اور معراج النبی ﷺ کے موقع پر کے موقع پر اس کا تذکرہ کروایا۔

عالم ارواح میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ

☆ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ (آل عمران:۸۱)

اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں ان کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اُٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں۔

یہ آیت کریمہ بتلا رہی ہے کہ عالم ارواح میں بھی نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ ہو رہا ہے کہ اگر وہ نبی آخر الزمان کسی دوسرے نبی کے زمانہ میں تشریف لے آئے تو اس نبی کو اپنی نبوت کی تبلیغ چھوڑ کر اس نبی آخر الزمان کی پیروی کرنی پڑے گی، چناں چہ اللہ تعالی نے انبیاء کرام میں سے جس کو بھی مبعوث فرمایا تو یہ عہد ان سے ضرور لیا کہ

اگر ان کی زندگی میں محمد ﷺ تشریف لے آئیں تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ لم یبعث اللہ نبیا آدم ومن بعدہ الا اخذ اللہ علیہ العہد لئن بعث محمد ﷺ وھو لیؤمنن بہ ولینصرنہ۔ (ابن جریر: ۵/۵۴۰)

البتہ یہاں اتنی بات اور سمجھ لینی چاہیے کہ حضرت محمد [ﷺ] سے پہلے ہر نبی سے یہی (نبی پر ایمان اور اس کی نصرت کا) عہد لیا جاتا رہا ہے اور اسی بنا پر ہر نبی نے اپنی امت کو بعد کے آنے والے نبی کی خبر دی ہے اور اس کا ساتھ دینے کی ہدایت کی ہے۔ لیکن نہ قرآن میں، نہ حدیث میں، کہیں بھی اس امر کا پتہ نہیں چلتا کہ حضرت محمد [ﷺ] سے ایسا عہد لیا گیا ہو، یا آپ نے اپنی امت کو کسی بعد کے آنے والے نبی کی خبر دے کر اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی ہو۔ (تفہیم القرآن، سورہ آل عمران حاشیہ نمبر ۶۹)

عالم دنیا میں عقیدہ ختم نبوت

عالم دنیا میں اگر چہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے لیکن نبی اکرم ﷺ آخر میں آخری پیغمبر بن کر آئے۔ چناں چہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ ۔(شرح السنہ/مشکاۃ :۵۷۵۹) میں تو اس وقت سے اللہ تعالی کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام ابھی گارے میں تھے۔

☆ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ۔(خصائص الکبری :۱/۱۹) آدمؑ کے دونوں کندھوں کے

درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین (ﷺ) لکھا ہوا تھا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لما نزل آدم بالھند واستوحش فنزل جبریل فنادیٰ بالاذان اللہ اکبر مرتین اشھد ان لا الٰہ الااللہ مرتین،اشھد ان محمدارسول اللہ مرتین ،قال : آدم من محمد. قال ھو آخر ولد ک من الانبیاء ۔

(کنز العمال :۳۲۱۳۹) جب آدمؑ ہند میں نازل ہوئے تو ان کو [بوجہ تنہائی] وحشت ہوئی،تو حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اوراذان پڑھی ۔اللہ اکبر دوبار پڑھا۔اشھد ان لا الہ الا اللہ دوبار پڑھا۔اشھد ان محمد رسول اللہ دوبار پڑھا۔تو آدمؑ نے جبریلؑ سے پوچھا:محمد کون ہیں؟توجبریلؑ نے جواب دیا:انبیائے کرامؑ کی جماعت میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں ۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''**لما خلق اللہ عزوجل آدم اخبرہ ببنیہ فجعل یریٰ فضائل بعضھم علی بعض فرا ی نورا ساطعا فی سفلھم قال یا رب من ھذا ؟ ابنک احمد ھو الاول ھو الآخر وھو شافع واول مشفع ۔**''جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا،تو ان کو اپنی اولاد پر مطلع فرمایا،تو آدم علیہ السلام ان میں دیکھ رہے تھے کہ بعض پر فضیلت رکھتے ہیں،پس ان اُن سب سے نیچے کی جانب میں ایک نور دیکھا،تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار!یہ کون ہے؟ارشاد ہوا کہ یہ آپؑ کے بیٹے ''احمد''ہیں،وہی سب سے پہلے نبی ہیں اور وہی سب سے آخری ہیں،اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والے اور مقبول الشفاعت ہوں گے ۔(ابن

عساکر کذا فی الکنز بحوالہ ختم نبوت: ۲/۲۵۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدم (علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام) سے جب [صورۃً] وہ گناہ صادر ہو گیا جس کی وجہ سے جنت سے دنیا میں بھیج دیئے گئے تو ہر وقت روتے تھے اور دعاواستغفار کرتے رہتے تھے ایک مرتبہ) آسمان کی طرف مُنہ کیا اور عرض کیا: یا اللہ! محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، وحی نازل ہوئی کہ محمد (ﷺ) کون ہیں؟ (جن کے واسطے سے تم نے استغفار کی، عرض کیا کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا: ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تو میں سمجھ گیا تھا کہ محمد (ﷺ) سے اُونچی ہستی کوئی نہیں ہے جن کا نام تم نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔ وحی ہوئی کہ: ''یا آدم انہ اخر النبیین من ذرّیتک ولو لا ھو ما خلقتک۔'' وہ خاتم النبیین ہیں تمہاری اولاد میں سے ہیں لیکن وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے۔ (الطبرانی فی الصغیر والحاکم وابونعیم والبیہقی بحوالہ فضائل اعمال: ۱/۱)

عالم برزخ میں عقیدہ ختم نبوت

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں آیا ہے کہ میت کو قبر میں دفن کرکے بعد جب فرشتے اس سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون ہے؟، تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرے نبی کون سے ہیں۔؟ تو میت جواب دے گا:

☆ رَبِّیَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ،اَلْاِسْلَامُ دِیْنِیْ ،مُحَمَّدٌ نَبِیٌّ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ .فَیَقُوْلَانِ لَہٗ صَدَقْتَ ۔(ابن ابی دنیا وابویعلی کذا فی تفسیر درالمنثور

؛۱۴/۲۳۵۔سورہ الواقعہ؛۸۳)میرا رب وحدہ لاشریک ہے۔میرا دین اسلام ہے ۔اور میں محمد (ﷺ)میرے نبی ہیں ۔اور وہ خاتم النبیین ہے ۔تو یہ جواب سُن کر فرشتے کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔

عالم آخرت میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل روایت میں ذکر کیا گیا ہے کہ قیامت کے روز جب لوگ نفسی نفسی کے عالم میں ہوں گے تو وہ کئی پیغمبروں کے پاس شفاعت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوں ،مگر وہ سب ایک ایک کرکے اپنا عذر پیش فرمائیں گے ۔آخر پر جب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شفاعت کے لیے عرض کریں گے ۔تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے :

☆ اِذْ هَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ ،اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ،فَيَاتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ،اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ......

(بخاری ؛۲/۷۱۲)''میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ہاں محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ ۔سب لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے ہیں ،اپنے رب کے دربار میں ہماری شفاعت کیجیے ۔آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔

حجۃ الوداع میں ختم نبوت کا تذکرہ

☆ حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: ''ایھا الناس انہ لا نبی بعدی و لا امۃ بعد کم ۔ (کنز العمال: حدیث نمبر ۱۲۹۲۲) لوگو نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہوگی ۔

درود شریف میں ختم نبوت کا تذکرہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم رسول اللہ علیہ وسلم ﷺ پر درود بھیجو تو اچھی طرح بھیجو، اس لیے کہ شاید تمہیں معلوم نہیں، وہ درود آپ علیہ وسلم ﷺ پر پیش کیا جائے، تو لوگوں نے ان سے عرض کیا: پھر تو آپ علیہ وسلم ﷺ ہی ہمیں درود سکھا دیجئے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَ **خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ** مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامَ الْخَیْرِ وَ قَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِہِ الرَّحْمَۃِ، اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَآخِرُوْنَ ،اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ،اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ۔ (فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ للقاضی اسحاق ۱/۶۲/سنن ابن ماجہ)

شب معراج میں ختم نبوت کا تذکرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (شب اسرا واقعہ کو مفصل ایک طویل حدیث) میں مرفوعا بیان کیا جس کے چند جملے حسب ضرورت درج کئے جاتے ہیں۔ (آنحضرت ﷺ

نے فرمایا کہ)"قالوا یا جبریل من ھذامعک قال ھذا محمد رسول اللہ وخاتم النبیین[الی ان قال]فقال لہ ربہ تبارک وتعالی قد اخذتک حبیبا وھو مکتوب فی التوراۃ محمد حبیب الرحمٰن وارسلنک للناس کافۃ وجعلت امتک ھم الاولون وھم الآخرون وجعلت امتک لا تجوز لھم خطبۃ حتی یشھدوا انک عبدی ورسولی و جعلتک اول النبیین خلقا وآخرھم بعثا ...... الحدیث ۔"فرشتوں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟تو جبریلؑ نے جواب دیا:یہ حضورﷺ ہیں اور یہ خاتم النبیین ہے ۔(اس کے بعد آپﷺ نے فرمایا کہ) اللہ تعالی کی جانب سے مجھے ارشادہوا کہ میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اورتوریت میں بھی لکھاہوا ہے کہ محمدﷺ اللہ کے محبوب ہیں،اورہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کربھیجا ہے،اورآپﷺ کی امت کواولین اورآخرین بنایا،اورمیں نے آپ کی امت کواس طرح رکھا کہ ان کے لیے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی نہ دیں کہ آپﷺ میرے بندے اورمیرے رسول ہیں اور میں نے آپ کو باعتبار اصل خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے ...... ۔(رواہ البزار کذا فی مجمع الزوائد،بحوالہ ختم نبوت:۲/۲۶۸)

امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے واقعہ معراج میں ایک حدیث روایت کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ:" بینما ھو یسیر اذ لقیہ خلق اللہ فسلموا علیہ فقالوا السلام علیک یا اول ،السلام علیک یا آخر ،السلام علیک یا حاشر ۔" کہ جب آں حضرتﷺ آسمانوں کی سیرفرمارہے تھےتو ایک

جماعت (حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام) پر گذر ہوا، جنہوں نے آپ ﷺ کو دیکھ کر اس طرح پر سلام کیا " السلام علیک یا اول، السلام علیک یا آخر، السلام علیک یا حاشر "۔ (زرقانی شرح مواہب: ۶/۴۰)

ادیان سابقہ میں آپ ﷺ کا ذکر بحیثیت خاتم النبیین

☆ مفسر قرآن علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ آیت کریمہ " ولما جاء ھم کتاب من عند اللہ مصدق لما معھم و کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا ۔ (البقرہ: ۸۹) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: " یہ آیت بنوقریظہ و بنونضیر (قبائل یہود) کے متعلق نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگ حضرت نبی اکرم ﷺ کی بعثت مبارک سے قبل اوس وخزرج (قبائل مشرکین) کے مقابلہ میں جنگ کے موقعہ پر آپ ﷺ کے توسل سے فتح ونصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے اور وہ یہودی توسل کا یہ طریقہ اختیار کرتے تھے کہ توریت کھول کر جہاں جہاں حضرت نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کی پیشن گوئیاں تھیں وہاں وہاں اپنے ہاتھوں کو رکھ کر دعا کرتے تھے۔:

" اللھم انا نسئلک بحق نبیک الذی وعدتنا ان تبعثہ فی آخر الزمان ان تنصرنا الیوم علی عدونا فینصرون ۔ (روح المعانی: ۱/۳۸۹، الدرالمنثور: ۱/۸۸)

☆ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے علماء یہود جب نبی اکرم ﷺ کی صفات کا تذکرہ کرتے تو یہ بھی کہتے: انہ نبی و انہ لا نبی بعدہ، و اسمہ احمد ۔ بلاشبہ یہ نبی ہیں، اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، توریت وانجیل میں ان کا نام احمد ہے۔
(خصائص للسیوطی بحوالہ ختم نبوت لمولانا الکاندھلویؒ)

☆ جب ہرقل شاہ روم کے نام آنحضرت ﷺ نے دعوت اسلام کا والا نامہ بھیجا جس کا مفصل قصہ صحیحین میں مذکور ہے۔اسی قصہ میں ایک روایت یہ ہے کہ اس نے رات کے وقت صحابہ کے وفد کو بلایا ،اور ایک سونے کا صندوقچہ نکالا جس پر قفل بھی سونے ہی کا تھا،اس صندوقچے میں بہت سے خانے تھے،جس میں ریشمیں پارچوں پر تصویریں تھیں ،بادشاہ نے وہ تصویریں اور اخیر میں آنحضرت ﷺ کی تصویر دکھائیں ہم نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ محمد الرسول اللہ کی تصویر ہے ۔فذکر انھا صور الانبیاء ،وانہ خاتمھم ۔اس پر بادشاہ نے کہا کہ انبیاء کی تصویریں ہیں اور یہ آخری تصویر خاتم الانبیاء کی ہے۔(فتح الباری بحوالہ ختم نبوت لمولانا الکاندھلویؒ)

اُمتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ

بہر کیف شروع اسلام سے آج تک پوری اُمت مسلمہ اور اس کے جملہ طبقات ''صحابہؓ،تابعینؒ، مجتہدینؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ، متکلمینؒ اور متصوفینؒ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ''خاتم النبیین'' ہیں، یعنی آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی و رسول مبعوث ہونے والا نہیں اور آپ ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔اور جس شخص کا بھی اس کے برعکس عقیدہ ہو،وہ کافر مرتد اور زندیق ہے۔پوری اُمت ختم نبوت کی اسی تعبیر وتشریح پر متفق ہے۔اس لیے ہمارا ایمان و یقین کامل و مکمل ہے کہ مرزائیت ،قادیانیت اور احمدیت کفر وانکار اور ارتداد کے ناپاک انبار ہیں ۔ لھذا ملعون مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار سب کافر ہیں بلکہ کفر میں اور کافروں سے کئی درجہ زیادہ سنگین ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ مسلم ممالک میں یہ لوگ غیر مسلم اقلیت کہلاتی

ہے،مگر سیکولر ممالک میں ان پرسیکولرازم کا دست شفقت اور تعاون حاصل ہے،

مرزا قادیانی پر ہندوستان کے دینی مدارس اور جامعات کے فتوے

سوال:مکرمی ومحترمی جناب مفتی صاحب،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج گرامی!مسئلہ ذیل کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا فیصلہ کیا ہے؟ براہِ کرم فوری جواب سے نوازیں۔''غلام احمد قادیانی اوران کا تبلیغی مشن جو جماعت احمدیہ کے نام سے مشہور ہے،کیا یہ لوگ دائرۂ ایمان میں ہیں؟یا دائرہ ایمان سے خارج ؟بہت دن پہلے معلوم ہوا تھا کہ حکومت پاکستان نے کئی سال قبل ان کواُمت مسلمہ سے خارج اوراہل کفرہی کا ایک زمرہ قرار دیا تھا،آپ اس فیصلہ سے متفق ہیں؟

والسلام۔عاجزوعاصی

جوابات

دارالعلوم دیوبند

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ الجواب وباللہ التوفیق۔وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہاں!ہم سب لوگ اس فیصلہ سے متفق ہیں،جماعت احمدیہ بھی قادیانی جماعت کا ایک شعبہ ہےاورمثل قادیانیوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ الاحقر نظام الدین مفتی دارالعلوم دیوبند،بتاریخ ۱۰-۶-۱۴۰۳ھ

مظاہرالعلوم سہارن پور

حامداًومصلیاً۔مرزاغلام احمدقادیانی کافرتھا،اس کوپیغمبر ماننے والےبھی کافر

ہیں۔عرصہ دراز سے تمام علماء اہل سنت والجماعت اس کو کافر سمجھتے ہیں۔

الجواب صحیح عبدالقیوم غفرلہ، بتاریخ ،۸۔۶۔۱۴۰۳ھ

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو

اس فیصلہ سے اتفاق ہے۔محمد ظہوری ندوی عفی اللہ عنہ،۱۲۔۶۔۱۴۰۳ھ

مدرسہ امینیہ دہلی

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُن کے معتقدین اور متبعین کو تمام علماء نے بالاتفاق کافر کہا ہے، شاہ انورؒ نے ''اکفار الملحدین'' میں اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے، میری بھی یہی رائے ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں اور تمام اہل سنت والجماعت کے علماء کی بھی یہی رائے ہے، اکابر علماء اُمت کے فتاویٰ بھی اسی رائے کے موید ہیں۔فقط عبدالحی غفرلہ، ۶ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

جامعہ سلفیہ بنارس یو پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔الجواب وھوالموفق للصواب۔ختم نبوت کا عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت ہے، مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین اس کے منکر ہیں اسی طرح اور بھی عقائد کے منکر ہیں اس لیے اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں۔

شمس الحق السّلفی غفرلہ ۳ راپریل ۱۹۸۳ء

جامعہ عمر آباد شمالی آرکاٹ ٹامل ناڈ

قرآن وسنت میں بصراحت مذکور ختم نبوت کے انکار کے علاوہ اور بہت سے

بنیادی اسلامی عقائد کا انکار کرنے کی وجہ سے فرقہ احمدیہ اسلام سے خارج ہے، اکثر اسلامی ممالک میں فرقہ احمدیہ کو خارض از اسلام قرار دیا گیا۔

واللہ اعلم بالصواب المجیب محمد جمال القاسمی ۲۹/مارچ ۱۹۸۳ء

مدرسہ باقیات الصالحات ویلور

ھوالموفق للصواب۔ ہمارے اُساتذہ اکابرین اہل سنت والجماعت نے بھی یہی فیصلہ دیا ہے، حضرت مفتی اعظم شیخ آدم قدس سرہ نے بھی فتویٰ دیا ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول آخری نبی ہیں آپ ﷺ سے نبوت ختم ہوگئی، یہ قرآنی قطعی مسئلہ ہے اس کا انکار کفر ہے اور نبوت کا دعویٰ کرنے والا مرتد ہے، حکومت اسلامیہ میں واجب القتل ہے۔ واللہ اعلم عبدالوھاب عفی اللہ، ۲۸/مارچ ۱۹۸۳ء

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل گجرات

حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول پیدا ہونے والا نہیں، ''لا نبی بعدی'' البتہ دجالین وکذابین کا وجود تو ہوسکتا ہے، مرزا غلام احمد کی کتابوں اور تحریروں کو دیکھ کر اس یقین ہو جاتا ہے، کہ وہ بھی اسی میں سے ایک ہے، لھذا اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ والسلام

کتبہ العبد، اسماعیل پچھولوی غفرلہ ۲۶۔۵۔۱۴۰۳ھ (بحوالہ قادیانیوں سے بچو، ص:۱۵۔۱۸)

مرزائی کتب میں کفر وانکار کی غلاظت

مرزا قادیانی کی تمام کتابوں میں دجل وفریب اور کذب وزورکوٹ کوٹ کر بھرا رکھا گیا ہے،اس کی تمام تحریرات کفر والحاد اور ارتداد کا ڈھیر ہیں،اس کی ایک ایک عبارت مرقع کفر وانکار ہے،اوراس کے ایک ایک لفظ وحرف سے تنقیص وگستاخی ٹپک رہی ہے،غرض اس اس کی زبان اور قلم دونوں ناپاکی وغلاظت کے سمندر میں غوطے دیے ہوئے تھے،کہ ان میں اس قدر بدبو اور تعفن ہے کہ صحیح الفہم وقلب سلیم اورخوش مزاج اشخاص کو مرزائی کتب دیکھنے اور پڑھنے سے متلی ہوجاتی ہے۔اس لیے اگر یہ کہا جائے کہ اس کی سیاہ اور ناپاک ذات ہی ہزار در ہزار کفر وارتداد کا منبع ومرکز بنی ہوئی تھی۔تو سو فیصد بجا ہوگا۔بقول مولانا وحیدالدین خاں صاحب......مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات بتاتے ہیں کہ وہ خلل ذہنی کا شکار تھے،وہ کوئی صحیح الدماغ آدمی نہ تھے،ایسا شخص کوئی بھی لغو بات کہہ سکتا ہے،حتی کہ ان کا غیر فصیح کلام خود اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کسی پیغمبر کا کلام نہیں۔"(الرسالہ اکتوبر ۱۹۸۸ء ص:۵) یہی وجہ ہے کہ محدث عصر حضرت مولانا علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:
مسیلمہ کذاب اور مسلیمہ پنجاب کا کفر فرعون کے کفر سے بڑھ کر ہے،

دعوٰں کی کثرت وتنوع

مرزائی کتب اور رسائل کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ملعون قادیانی زوروکذب،دجل وفریب،گستاخیوں اور بے بنیاد دعوؤں کا ایک بہت بڑا مجسمہ تھا،جس نے اپنی ناپاک زندگی میں روزبروز ایسے سینکڑوں بے بنیاد دعوے کئے،جن کا نہ کوئی سر تھا نہ پیر،بلکہ یہ سب دعوے دجل وفریب اور کذب وزور کا معجون

مرکب تھے۔محدث جلیل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دنیا میں بہت سے گمراہ اور جھوٹے مدعی نبوت گزرے ہیں مگر مرزا قادیانی جیسا جھوٹا مدعی نبوت کاذب اور مفتری اب تک کوئی نہیں گزرا۔جو مدعی بھی کھڑا ہوا وہ ایک ہی دعویٰ کو لے کر کھڑا ہوا مگر مرزا قادیانی کے دعوؤں کی کوئی حد اور شمار نہیں ۔اس شخص نے اس کثرت کے ساتھ قسم قسم کے مختلف اور متناقض دعوے کئے جن کا احاطہ اس ناچیز کو محال نظر آتا ہے. (دعوی مرزا) نیز شیخ الہند اسیر مالٹا حضرت مولانا محمود الحسن دیو بندی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۵۱ء۔۱۹۲۰ء) کے شاگرد مولانا ابو القاسم محمد رفیق دلاوری "قادیانی کے بے بنیاد دعوؤں کے متعلق لکھتے ہیں:

"بہت کم مدعی (کذاب و دجال) ایسے گذرے ہیں جن کے دعوؤں کی تعداد دو یا تین تک پہنچی ہو۔البتہ ایک مرزا غلام احمد قادیانی اس عموم سے مستثنیٰ ہے۔اس شخص کے دعوؤں کی کثرت وتنوع کا یہ عالم ہے کہ اس کا استقصاء اگر دوسروں کے لیے نہیں تو کم از کم میرے لیے بالکل محال ہے ۔تاہم سطحی نظر سے قادیانی کے جو دعویٰ اس کی کتابوں میں دکھائی دیتے ہیں ۔ان کی تعداد چھیاسی تک پہنچتی ہے۔میں نے دو ایک دعویٰ جو سب سے دلچسپ تھے اس خیال سے قلم انداز کر دیئے کہ مبادا خلیفۃ المسیح میاں محمود احمد قادیانی کی خاطر اطہر پر گراں گزریں ۔باقی چر اسی دعویٰ ہدیہ ناظرین ہیں۔ارشاد ہوتا ہے:

میں محدث ہوں،امام الزمان ہوں،مجدد ہوں،مثیل ہوں،مریم ہوں،مسیح موعود ہوں،ملہم ہوں،حامل وحی ہوں،حارث موعود ہوں،رجل فارس ہوں،سلمان ہوں،چینی الاصل موعود ہوں،خاتم الانبیاء ہوں،خاتم الاولیاء ہوں،خاتم الخلفاء ہوں

،حسین سے بہتر ہوں، حسنین سے افضل ہوں، مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں، یسوع کا ایلچی ہوں، رسول ہوں، مظہر خدا ہوں، خدا ہوں، مانند خدا ہوں، خالق ہوں، نطفہ خدا ہوں، خدا کا بیٹا ہوں، خدا کا باپ ہوں، خدا مجھ سے ظاہر ہوا اور میں خدا سے ظاہر ہوا ہوں تشریعی نبی ہوں، آدم ہوں، شیث ہوں، نوح ہوں، ابراہیم ہوں، اسحاق ہوں، اسماعیل ہوں، یعقوب ہوں، یوسف ہوں، موسیٰ ہوں، داؤد ہوں، عیسیٰ ہوں ،آنحضرت ﷺ کا مظہر اتم ہوں، مثیل ہوں ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں، موتی ہوں، حجر اسود ہوں، تمام انبیاء سے افضل ہوں، ذوالقرنین ہوں، احمد مختار ہوں، بشارت ''اسمہ احمد'' کا مصداق ہوں، میکائیل ہوں، بیت اللہ ہوں، ردر گوپال یعنی آریوں کا بادشاہ ہوں کلنکی اوتار ہوں، شیر ہوں، شمس ہوں قمر ہوں، محی ہوں، ممیت ہوں ،صاحب اختیارات کن فیکون ہوں، کاسر الصلیب ہوں، امن کا شہزادہ ہوں، جری اللہ ہوں، برہمن اوتار ہوں، رسل ہوں، اشجع الناس ہوں، معجون مرکب ہوں، داعی الی اللہ ہوں، سراج منیر ہوں، متوکل ہوں، آسمان اور زمین میرے ساتھ ہیں وجیہ حضرت باری ہوں، زائد المجد ہوں، محی الدین ہوں، مقیم الشریعہ ہوں، منصور ہوں ،مراد اللہ ہوں، اللہ کا محمود ہوں، (یعنی اللہ میری تعریف کرتا ہے) نور اللہ ہوں، رحمۃ للعالمین ہوں، نذیر ہوں، منتخب کائنات ہوں، میں وہ ہوں جس کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ہے، میں وہ ہوں جس سے خدا نے بیعت کی۔ غرض دنیا جہاں میں جو کچھ تھا ،مرزا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو مسلمان بھی ہو/ تم سب کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

(آئینہ تلبیس: ۶۳۲)

انکارِ ختم نبوت کی ایک جھلک

اس طرح مرزا قادیانی نے عجیب وغریب اور بے بنیاد دعوؤں کا انبار لگایا جو رکارڈ پر موجود ہیں اور آخر پر ۱۹۰۱ء میں مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ (معاذ اللہ) جس کی ایک جھلک آپ مرزا قادیانی کے اس خط میں دیکھ سکتے ہیں جو اس نے ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو ''اخبار عام'' کو لکھا تھا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں؟ میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جواس دنیا سے گزر جاؤں۔'' (اخبار عام، ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء منقول از حقیقۃ النبوۃ مرزا محمود، ص: ۲۷۱ و مباحثہ راولپنڈی، ص ۱۳۶، انوار العلوم: ۲/ ۵۸۱)

مرزا قادیانی کا یہ آخری خط تین دن بعد ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں شائع ہوا اور ٹھیک اسی دن مرزا قادیانی ہیضہ کی موت کو گلے لگا کر اپنے عبرت ناک انجام کی طرف روانہ ہوگیا، اپنی موت سے پہلے مرزا قادیانی اپنے ماننے والے مرزاؤوں کو مسلمانوں کے بارے میں یہ حکم بھی دے گیا تھا جس کو اس کے بیٹے مرزا محمود خلیفہ قادیان نے ان الفاظ میں بیان کیا کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام [مرزا قادیانی] کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔''
(خطبہ جمعہ مرزا محمود خلیفہ قادیان، الفضل قادیان ۳۰/جولائی ۱۹۳۱ء، ج:۱۹، نمبر ۱۳)

''حضرت مسیح موعود [مرزا قادیانی] نے فرمایا کہ ان کا [یعنی مسلمانوں کا] اسلام اور ہے اور ہمارا [یعنی قادیانیوں کا] اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور، ہمارا حج اور ہے ان کا حج اور، اسی طرح ان سے [مسلمانوں سے] ہر بات میں اختلاف ہے۔'' (الفضل قادیان، ۲۱/اگست ۱۹۱۷ء، ج:۵، نمبر ۱۵، ص:۸، کالم:۱)

پوری امت مسلمہ کا یہ متفقہ فیصلہ اور عقیدہ ہے کہ قادیانیوں کا مسلم قوم وملت سے کسی بھی قسم کا نہ کوئی تعلق ہے اور نہ کسی قسم کی کوئی مذہبی وابستگی ہے، بلکہ یہ ایک الگ کافر، مرتد اور زندیق قوم اور فرقہ ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے:

''ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیوں کہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔'' (انوار خلافت) ''غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ھے حتی کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔'' (انوار خلافت) ایک جگہ مرزا بشیر لکھتا ہے:

''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے سو یہ

دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔" (کلمۃ الفصل)

مرزا قادیانی کا منجھلا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے: "مسیح موعود کا یہ دعویٰ کہ وہ اللہ کی طرف سے ایک مامور ہے۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ نعوذ باللہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور محض افتراء علی اللہ کے طور پر دعویٰ کرتا ہے تو ایسی صورت میں نہ صرف وہ کافر بلکہ بڑا کافر ہے اور یا مسیح موعود اپنے دعویٰ الہام میں سچا ہے اور خدا سچ مچ اس سے ہم کلام ہوتا تھا تو اس صورت میں بلا شبہ یہ کفر انکار کرنے والے پر پڑے گا۔پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتوای لگاؤ یا مسیح موعود کو سچا جان کر اس کے منکروں کو کافر جانو، یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو۔" (کلمۃ الفصل۔از مرزا بشیر)

ایسے بہت سے اقتباسات پیش کئے جاسکتے ہیں جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علاحدہ سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ مرزا کو نہ ماننے والوں کو کافر، پکے کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔اس کا اظہار وہ ہر جگہ کرتے ہیں چناں چہ (پاکستانی) قائد اعظم کے جنازہ کے وقت موجود ہونے کے باوجود اس وقت کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔اخباری نمائندوں کے سوال کے جواب میں کہا:

"مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔"

(روزنامہ زمیندار لاہور، ۸/فروی ۱۹۵۰ء)

اس کے علاوہ قادیانیت پر مشتمل کتابوں میں علماء کرام نے قادیانیوں کی کفر

کی کئی وجوہات بیان کی ہیں، جن کی بنا پر ہم انہیں کافر مانتے ہیں۔ جس کی تفصیل بہت عریض وطویل ہے۔ نقل اگر کفر نہ باشد تو اس وقت ان میں سے صرف چند ہی وجوہِ کفر کو ذیل میں نہایت اختصار کے ساتھ فائدہ عام کے لیے نقل کیا جاتا ہے۔
اللہم احفظنا منہم

وجوہات کفر

(۱) ختم نبوت کا انکار
(۲) خاتم النبیین ﷺ کی توہین
(۳) دعوی نبوت
(۴) دعوی وحی اور اپنی خودساختہ وحی کو قرآن کی طرح قرار دینا
(۵) حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین
(۶) عام امۃ محمدیہ ﷺ کو کافر کہنا

ختم نبوت کا انکار

اسلام کی بنیاد توحید اور آخرت کے علاوہ جس اساسی عقیدے پر ہے وہ یہ ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت اور رسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہوگئی ہے اور اب آپ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ کے بعد کسی پر وحی آسکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ اسلام کا یہی عقیدہ ختم نبوت کے نام سے معروف ہے، اور یہ قرآن مجید کی نصوص قطعیہ، احادیث کے تواتر اور اُمت کے اجماع سے ثابت ہے۔ لھذا نبی اکرم ﷺ کے بعد مرزا قادیانی

کا دعویٰ نبوت کرنا انکار ختم نبوت کی صریح دلیل ہے، جب کہ ختم نبوت کا منکر قطعی کافر ہے اس سلسلہ کے چند حوالے اوپر ذکر کیے گئے ہیں۔

خاتم النبیین ﷺ کی توہین

اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں سے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے، پھر انسانوں میں انبیاءِ کرام علیہم السلام رتبہ ومنزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ اعلیٰ وافضل ہیں، اور ان کی حقانیت وعظمت کا اعتراف کرنا ایمان کی اساس وبنیاد ہے، ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار یا اہانت کرنا موجب کفر ہے، چہ جائیکہ سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کی کوئی اہانت یا گستاخی کرے۔ جن کی عظمت اور مقام و مرتبہ اور قرب الٰہی کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن مرزا قادیانی نے دجل وفریب اور مکر وتنقیص سے بھری اپنی تمام کتابوں میں تقریباً تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین وتنقیص کی ہے، خصوصاً پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے متعلق اپنے بے لگام اور گستاخ قلم سے وہ دل خراش عبارتیں لکھیں کہ الامان والحفیظ، ہم ان گستاخیوں اور توہین پر مبنی کفر آمیز چند مرزائی تحریروں کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں تا کہ قادیانیوں کو آئینہ دکھا سکیں:

(۱) میں بار بار بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت " وآخرین منهم لما يلحقوا بهم " بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس سال پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام "محمد" اور "احمد" رکھا ہے اور مجھے آنحضرت (

ﷺ کا وجود قرار دیا ہے، پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا، کیوں کہ ظل اپنے اصل سے علحیدہ نہیں ہوتا۔ (ایک غلطی کا ازالہ: ۸، روحانی خزائن: ۱۸/۲۱۲)

(۲) اس نبی کریم (ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی: ۷۱، روحانی خزائن: ۱۹/۱۸۳)

(۳) مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں، یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں، کیوں کہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے، سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں، اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد میں ہو کر میں (مرزا قادیانی) ہوں۔ (اربعین نمبر ۴: ۱۷/۴۴۶، ۴۴۵)

(۴) اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا، اور اس نبی کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا (مرزا قادیانی) وجود اس (آنحضرت ﷺ) کا وجود ہو گیا، پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی" وآخرین منھم" کے لفظ کے بھی ہیں، جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں، اور وہ شخص مجھ میں اور مصطفے میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے، اور نہ پہچانا ہے۔ (خطبہ الہامیہ: ۱۷۱، روحانی خزائن: ۲۱/۲۵۸)

(۵) " محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار " اس وحی الٰہی میں میرا (مرزا قادیانی) کا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (نعوذ باللہ) (ایک غلطی

کاازالہ؛۴،روحانی خزائن :۱۸/ ۲۰۷)

(۶) میں اللہ کے تمام راستوں میں آخری راستہ ہوں اور اللہ کے نوروں میں آخری نور ہوں، جو مجھے قبول نہ کرے وہ بد بخت ہے کیوں کہ میرے سوا سب اندھیرا ہے ۔(سفینہ نوح ،خزائن ؛۱۹/۶۱)

دعوی نبوت

(۱)...... سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔(دافع البلاء :۱۱، روحانی خزائن ؛۸/۲۳۱)

(۲)......ہمارا دعوی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں ۔(ملفوظات :۱۰/ ۱۲۷)

(۳)......صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا ۔(حقیقۃ الوحی ؛۱۵۰ ،خزائن :۲۲/۱۵۴)

(۴)...... انا انزلناہ قریبا من القادیان الخ ۔(براہین احمدیہ،خزائن ؛۵۹۳)

(۵)...... میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی ۔(ایک غلطی کا ازالہ ،روحانی خزائن :۱۸/۲۱۱)

(۶)......خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز (مرزائی) کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔(تذکرہ :۴۹۲ ،اربعین ؛۳،خزائن :۱۷/ ۴۲۶،ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

(۷)......تم سمجھو کہ قادیان اسی لیے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔(دافع البلاء،خزائن :۱۸/ ۲۲۶، ۲۲۵)

(۸)...... میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی :۲۲/۵۰۳)

(۱۰)...... اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: هو الزی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔ (اعجاز احمدی،خزائن:۱۹/۱۱۳)

مذکورہ خرافات اور واہیات کی بنا پر مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے ان دعوؤں کو دیکھ کر ہر شخص نے اس کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

دعویٰ وحی اور اپنی خودساختہ وحی کو قرآن کی طرح قرار دینا

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ دین اسلام ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن مجید اس ضابطہ حیات اور دین کا اکمل مجموعہ ہے، جس طرح اسلام کے بعد کسی اور دین کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے اسی طرح قرآن مجید کے بعد کسی اور کتاب کی حاجت نہیں۔ یہ وہ آخری کتاب ہدایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لیے نازل کی ہے۔ اس کے برعکس مرزائی کہتا ہے:

(۱)...... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں، جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا تعالیٰ کی دوسری کتابوں پر، اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی :۲۲۰/روحانی خزائن:۲۲/۲۲۰)

(۲)...... جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں خدا کی قسم! اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں، قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے، جو خدائے یکتا کے منہ سے نکلا ہے، جو یقین عیسیٰ کو اپنی وحی پر، موسیٰ کو تورات پر، اور حضور اکرم (ﷺ) کو قرآن پر تھا، از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔ (نزول المسیح: ۹۹، روحانی خزائن: ۱۸/ ۴۷۷)

(۳)...... تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن کے مطابق ہیں، اور میری وحی کے معارض نہیں، اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (اعجاز احمدی: ۳۰، خزائن: ۱۹/ ۴۷۷)

(۴)...... میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لیے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں۔ (ازالہ اوہام، خزائن: ۳/ ۴۸۲)

(۵)...... قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا، میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔ (ازالہ اوھام حاشیہ خزائن: ۳/ ۴۹۳)

مرزا قادیانی کے ان حوالجات کو دیکھ کر ہر ذی شعور شخص کو یقین کامل ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید اور احادیثِ رسول ﷺ کی اس طرح توہین کے بعد مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار ہرگز بھی مسلمان نہیں ہو سکتے ہیں، اور نہ ہی ان کو مسلمانوں سے کسی قسم کا تعلق ہو سکتا ہے کیوں کہ کفر اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

حقائق اور مشاہدات کی روشنی میں یہ حقیقت مسلم اور نا قابل انکار ہے، کہ

حضرت عیسیٰ ایک اولوالعزم، ذی وقار اور محترم نبی و رسول ہیں قرآن شریف کی آیات اور احادیث نبوی نے آپ علیہ السلام کی سچی نبوت و رسالت اور آپ کے تقدس وتقرب پر نا قابلِ ردّ شہادت دی ہے۔ جس سے ہر مسلمان نہ صرف واقف ہے بلکہ آپ کی محبت وعزت میں سرشار ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کا عقیدہ ہے کہ آپ علیہ السلام دوسرے آسمان پر حیات ہیں اور قربِ قیامت ان کا نزول ہوگا اور دین محمدی کا اتباع اور لوگوں کو اس کے مطابق عمل کرائیں گے، دجال کو قتل کریں گے، شادی کریں گے، ان کی اولاد ہوگی، پھر وفات ہوگی، مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور روضہ اقدس میں ان کی تدفین ہوگی اور قیامت کے دن قبر سے حضور ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

لیکن ملعون مرزا قادیانی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے دامنِ تقدس پر ایسی ناپاک گالیاں اور بدترین گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جن کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور انتہائی حلیم شخص بھی دامن صبر وتحمل چاک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی چند گھناؤنی گالیاں ملاحظہ فرمائیں، جن سے اس نے اپنے سیاہ چہرے اور اپنے سیاہ نامہ اعمال کو اور سیاہ کر ڈالا ہے۔

(۱) خدا نے اس امت میں سے مسیح مدعو بھیجا، جو اس سے پہلے مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس (اللہ) نے اس دوسرے مسیح کا نام "غلام احمد" رکھا۔ (دافع البلاء؛ ۱۳، خزائن: ۲۳۳/۱۸)

(۲) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کرسکتا، اور وہ نشان

جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں، وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔(حقیقۃ الوحی :۱۴۸، خزائن :۲۲/۱۵۲ ۱۵۱

(۳) مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا......اور آپ کے ہاتھ میں مکروفریب کے اور کچھ نہ تھا۔(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم، خزائن :۱۱/۲۹۰)

(۴) خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابعہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا جو قرآن کی آیتیں "پیشن گوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کردیں اور یہ بھی فرمایا : کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔(براہین احمدیہ، خزائن :۲۱/۱۱۱)(اس حوالہ میں مرزا نے براہین احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب قرار دیا ہے جو کہ خود ایک مستقل کفر ہے۔)

(۵) یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہچایا، اس کا سبب یہ تھا کہ عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے، شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (سفینہ نوح :۷۳، خزائن :۱۹/۱۷۱)

(۶) افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔(اعجاز احمدیہ :۱۹/۱۳۵)

ملعون مرزا قادیانی کے بے لگام اور گستاخ قلم کی ناپاک کتابوں کے پاخانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سڑی ہوئی بہت نجاست موجود ہے، مگر ہمارے باادب قلم میں یہ طوفان بدتمیزی نقل کرنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی ہے اس لیے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے

اُمتِ محمد ﷺ کی تکفیر

مرزائی کا اصولِ دین سے انحراف یا الحاد کی کھلی مثال ان کی اہل ایمان کی اندھا دھند وہ تکفیر بھی ہے، جس کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی ہے۔کوئی مسلمان کسی مسلمان کی بغیر کسی وجوہِ کفر کے کبھی بھی تکفیر نہیں کرسکتا ہے، مگر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے ہاں معاملہ الٹ اور عجیب ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

(۱) خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں۔(تذکرہ مجموعہ الہامیہ:۶۰۷)

(۲) کفر دو قسم پر ہے، اول یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے، اور آنحضرت کو خدا کا رسول نہیں مانتا، دوم یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح مدعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے، جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے، اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے، پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔(حقیقۃ الوحی:۱۷۹، خزائن ۲۲/۱۸۵)

(۳) ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ، اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔(انجام آتھم، خزائن:۱۱/۶۲)

(۴) اور مجھ کو باوجود صدہا نشانیوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے۔(حقیقۃ الوحی، خزائن:۲۲/۱۶۸)

(۵) ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو

نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے، مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (**کلمۃ الفصل**: ۱۱۰)

(۲) اسی طرح مرزا محمود (مرزائی لعین کا بیٹا کہتا ہے) کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (لعین قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت: ۳۵ خزائن

خلاصہ کلام

بہر کیف مذکورہ حوالجات مسیلمہ پنجاب ملعون مرزا قادیانی کے کفر وتوہین کا ذرا سا نمونہ ہے، جس سے اس کے دجل وفریب کا ناپاک سینہ چاک ہوا، اور اس کے ہفوات وخرافات کا پردہ ریزہ ریزہ ہوا، اور اس کے کفر والحاد کے ثبوت واضح طور پر ظاہر ہوئے۔ مذکورہ ودیگر وجوہات کی بنا پر ہی قادیانی اور اس کے پیروکار کافر ومرتد ہیں، اور ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر چہ موجودہ عیسائی، یہودی، وغیرہ سب کافر ہیں، کیوں کہ یہ دین اسلام ماننے والے نہیں ہیں بلکہ اس کے منکر ہیں، لیکن مرزائیوں، قادیانیوں اور ان کافروں کے کفر والحاد میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

موجودہ عیسائی (پولوسیت) خود جھوٹے ہیں، مگر ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالی کے سچے پیغمبر تھے، اسی طرح یہودی خود جھوٹے ہیں، مگر ان کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالی کے سچے پیغمبر تھے، جب کہ مرزائی قادیانی خود بھی جھوٹے ہیں اور ان کا خود ساختہ فراڈی نبی (مرزا قادیانی) بھی بڑا جھوٹا تھا۔ اسلام سچے نبی اور اس

کے سچے پیروکاروں کوتسلیم تو کرتا ہے ،لیکن اسلام نہ ہی سچے نبی کے جھوٹے پیرو کاروں کوتسلیم کرتا ہے اور نہ ہی جھوٹے نبی اوراس کے جھوٹے پیروکاروں کوتسلیم کرتا ہے ،ایسے لوگوں کواسلام میں کوئی جگہ نہیں اور نہ ہی ان کواسلام سے کوئی تعلق ہے ۔ لٰھذا مرزا قادیانی خودبھی جھوٹا ہے اوراس کے پیروکار قادیانی مرزائی ،احمدی سب جھوٹے ہیں ۔انہوں نے روزاول ہی سے خاتم النبیین حضرت نبی اکرم ﷺ کے تاجِ ختم نبوت کوچرانے کی ناپاک وناکام کوشش کی ہےاوراپنے اس رسوائے زمانہ مشن کو کامیاب بنانے کے لیے روز بروزنت نئے طریقے اورحربے اپناتے رہے ہیں ۔یہ لوگ خصوصی طور پر ہمیشہ کشمیرکوللچاتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں،اوراس پر قبضہ جمانے کی ناپاک کوشش میں ہیں ۔

اس لیے بلاتفریق مسلک ہم سب مسلمانوں کافرض بنتا ہے کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنا کردارادا کریں ،اوراس سلسلہ میں اپنے اوپر عائدذمہ داریوں کونبھانے کی فکرکریں ،تاکہ ہماری اولاداورنئی نسل کا ایمان محفوظ رہے ۔ اورہمیں روزِقیامت سرخروہوکرخاتم النبیین ﷺ کے سامنے شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے ۔

تحفظ ختم نبوت کے لیے جدیداسلوب اپنانے کی ضرورت

بقول مولانا زاہدالراشدی صاحب ’’قادیانیوں کی دعوت اورسازشوں کا کا عمومی میدان دینی مدارس کے طلبہ اورمساجد کے نمازی نہیں ہیں ،کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ جس شخص کا دینی مدرسہ،مسجد،علماءکرام اورمذہبی جماعتوں سے تھوڑاساتعلق بھی ہے ،وہ ان کے **دجل وفریب** کا شکارنہیں ہوگا۔اور جوشخص دین سے اور دین کے علم

ومعلومات سے جس قدر دور ہوگا ،وہ ان کے فریب کا جلدی شکار ہوگا ۔اس لیے قادیانیوں کی محنت کامیدان مسجد ومدرسہ سے لاتعلق افرادوطبقات ہیں اوروہ لوگ ہیں جودین کی معلومات سے بہرہ ورنہیں ہیں۔جب کہ ہماری محنت کامیدان زیادہ تر ہمارا اپنا ماحول ہوتا ہے۔اس ماحول میں بھی محنت کی ضرورت ہے کہ اس سے ایمان میں پختگی آتی ہے اور بیداری قائم رہتی ہے ۔لیکن ہماری محنت کا اصل میدان دین سے لاتعلق افراد وطبقات ہیں جن کی طرف ہماری توجہ بہت کم ہے ۔اس لیے ہمیں اپنی جدوجہد اورترجیحات کا ازسرنو جائزہ لینا چاہئے۔۔۔۔قادیانیوں کی محنت کاطریق کار بدل چکا ہے،وہ مناظرہ ومجادلہ کا محاذ چھوڑ کرلابنگ اور بریفنگ کے ہتھیاروں سے کام لے رہے ہیں ۔ان کے دلائل انسانی حقوق کے جدید فلسفہ اورآج کے بین الاقوامی قوانین وروایات پر مشتمل ہوتے ہیں اوروہ ان حوالوں سے لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے میڈیا کے تمام شعبوں صحافت،ٹی وی چینل اورسوشل میڈیا میں اپنی کمین گاہیں قائم کررکھی ہیں ۔اورانسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں اورسیکولر این جی اوز کو پناہ گاہوں کے طور پر استعمال کررہے ہیں ۔وہ فائل ورک اور لابنگ کی ان صلاحیتوں کو خوب استعمال کررہے ہیں ،جن کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے ۔اس لیے ہمیں اس صورت حال پر توجہ دینا ہوگی اوران ہتھیاروں اوراسلوب میں مہارت حاصل کرنا ہوگی جو آج کے دور میں عام طور پر استعمال ہورہے ہیں،اورجن کے بغیر کوئی جدوجہد آگے نہیں بڑھ سکتی۔

ختم نبوت سے وحدت امت کاراز وابستہ ہے،فتنہ انکارختم نبوت وحدت ملی کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک استعماری سازش ہے،آج کے تمام طبقات ومکاتب فکر

مل کر ہی باہمی اتحاد واعتماد سے اس فتنہ کو مکمل ختم کر سکتے ہیں۔

☆ قادیانی فتنہ کو ختم اور کچلنے کے لے اتحادِ ملت اسلامیہ کا بہت بڑا دخل ہے ، کیوں کہ ہمارا مشترکہ شاطر دشمن ہمیشہ ہمارے آپسی انتشار واختلاف سے فائدہ اُٹھا نے کے مواقعے کے تلاش میں ہوتا ہے ،اس لیے سب سے پہلے ملتِ اسلامیہ کے مختلف مکاتبِ فکر کے علماء اور عامۃ المسلمین کے درمیان اتحاد واتفاق کی فضا قائم کرنا انتہائی ضروری ہے ، اور فروعی مسائل سے بالاتر ہوکر اس سلسلہ میں ایک کارگر مشترکہ لائحہ عمل ترتیب دینا چاہیے ۔ایسا کرنے سے نہ صرف ہمارے دشمن کے تمام مکروفریب نا کام ہوں گے بلکہ اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل ہو جائے گی۔

☆ تحریر وتصنیف اور میڈیا کے تمام شعبوں ''صحافت ، ٹی وی چینل ، اور سوشل میڈیا یعنی واٹس ایپ ، فیس بک ، یوتوب اور ٹیلی گرام وغیرہ کے ذریعہ مختلف زبانوں میں ختم نبوت کے پیغام اور اس کے لٹریچر کو عام کیا جائے ۔جس میں خاص طور پر ختم نبوت ، ردِ قادیانیت اور حیاتِ حضرت عیسی علیہ السلام جیسے عظیم موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔

☆ ہر علاقہ اور خطہ میں تحفظ ختم نبوت کی تعلیم وتربیت اور ردِ قادیانیت کا ورکشاپ رکھ کر اساتذہ ، طلباء ، ڈاکٹر ، وکلاء ، فلاحی ورفاعی اداروں کے ذمہ داراں اور دیگر زعمائے ملت ، غرض کہ شعب ہائے زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان کو عقیدہ ختم نبوت کی بنیادی اور اہم باتوں سے واقف کرا کر اس کو ذمہ دار بنایا جائے ، تا کہ وہ اپنی پوری بستی اور علاقے کو قادیانیت کے فتنہ سے محفوظ رکھ سکے۔

☆ عامۃ المسلمین میں شعور بیدار کرنے اور غیروں کے فتنوں سے محفوظ رہنے کی

غرض سے وقتاً فوقتاً اجتماع، کانفرنس، سیمینار اور جلسوں کا انعقاد کیا جائے، اور خصوصاً ایام وشبہائے متبرکہ اور وقفہ وقفہ سے نماز جمعہ کے موقع پر ائمہ مساجد وخطباء حضرات عقیدہ ختم نبوت کو ہی اپنی تبلیغ کا موضوع بنائیں۔

☆ مدارس، صباحی ومسائی مکاتب، اسکولس، کالجس میں بلکہ عمومی طور بھی عقیدہ ختم نبوت، ردِ قادیانت اور حیاتِ عیسیٰ کے موضوعات پر سالانہ، ماہانہ احسن طریقے پر تحریری یا تقریری کوئز اور مقابلہ کا انعقاد کیا جائے، تاکہ یہ عقیدہ دل ودماغ میں نقش ہو جائے۔ اور شرکاء کو انعامات واسناد سے نوازا جائے۔

☆ منتخب مقامات خصوصاً مساجد، خانقاہ، مزارات، اسکول، جامعات، سیاحتی مقامات اور دیگر آمد ورفت کے اہم جگہوں پر

"اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"

کے چارٹ وسٹیکر آویزاں یا چسپاں کئے جائیں، تاکہ ان پر بار بار نظر پڑے اور بار بار پڑھنے کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت دل ودماغ میں راسخ وپیوست ہو جائے جائے۔

☆ اہل علم کے لیے لازم اور ضروری ہے کہ وہ اپنی تحریر وتقریر اور بیانات میں فتنہ قادیانیت کا تعاقب کریں پھر بروقت عامۃ المسلمین کو ان کے مکروہ وفریب اور کفر والحاد سے باخبر رکھیں۔ اہل علم میں سے جو حضرات صاحب قلم ہیں، تو وہ اس عنوان پر مضامین بھی لکھیں، پھر اہل ثروت و مالدار حضرات ان مضامین کو پمفلٹ، رسالہ یا کتاب کی صورت میں اپنے مالی تعاون سے چھپائیں، اور کثیر تعداد میں عام لوگوں تک پہنچائیں۔ ان شاء اللہ الکریم یہ ان اہل علم اور اہل ثروت، دونوں کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔

یادر ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت اُمتِ مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے ۔تحفظ ختم نبوت پر جان و مال اور اپنے اوقات قربان کرنے والے سچے اور پکے فدائیوں سے گذارش ہے کہ آگے بڑھئے ،سبقت لیجیے! اپنے سب سے پیارے محبوب خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تاج ختم نبوت کے انگریز کے تیار کردہ چوروں اور ڈاکوؤں سے خود بھی ہوشیار رہیں اور اُمت پر پوری نظر رکھ کر ان کو بھی خبردار کیجیے ۔

اس مضمون کو سوشل میڈیا ،فیس بک،واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعہ خوب پھیلائیں ۔آپ کو ثواب بھی ملے گا اور خادم تحفظ ختم نبوت ہونے کا شرف بھی ملے گا۔اور اگر کوئی صاحب انگلش میں ترجمہ کرکے پھیلائے ،تاکہ غیر اُردو داں حضرات بھی واقف رہیں ،تو بہت خوب ہوگا ۔اللہ کریم ہم سب کے ایمان کی حفاظت کرے ،اور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت سے نوازے ۔آمین

قادیانیوں کی خدمت میں ایک دردمندانہ ومخلصانہ گذارش

آخر پر قادیانیوں سے مفتی اعظم پاک وہند حضرت مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک الفاظ میں گذارش کی جاتی ہے کہ سب سے پہلے تو یہ حلفیہ گذارش ہے کہ واللہ باللہ ثم باللہ کہ مجھے مرزا صاحب اور اُن کے متبعین سے کوئی بغض یا عناد نہیں ،اور جو اوراق اس بحث میں سیاہ کئے ہیں ان کی غرض نہ اپنی حرف دانی کا اظہار ہے اور نہ اُ مغلظات گالیوں کا بدلہ لینا جو مرزا صاحب اور اُن کے متبعین نے ہمارے بزرگوں کو اپنی تصانیف میں دی ہیں، کیوں کہ ان سب کا جواب تو ہمارے نزدیک یہ ہے:وقل لغلام ان شتمت سُراتنا ......فلسنا بشتّامین للمتشتّم اور مرزا

غلام سے کہہ دو کہ اگر تم نے ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں تو دو، ہم تو گالیاں دینے والے کو گالیاں دینے والے نہیں۔

بلکہ اخلاص کے ساتھ آپ حضرات کے سامنے دینِ انبیاء اور قرآن وحدیث اور صحابہ وتابعین اور ائمہ مجتہدین اور علمائے سلف وخلف کے عقائد، مسئلہ ختم نبوت کے متعلق پیش کرنا تھا، جس میں ایک حد تک ربّ القوی واقدر نے ان ضعیف ہاتھوں اور ناکارہ دل ودماغ کو کامیاب فرمایا۔ والحمد للہ علی ذلک

خدا کے لیے سمجھو کہ اگر تم سب کے سب مرزا صاحب نہیں ان سے بھی کسی ادنیٰ آدمی کو نبی بلکہ خدا تسلیم کرلو، اور تمام نصوص قرآن وحدیث اور آثار صحابہ وسلف کو ٹھکرا کردو تو ہمارا کیا بگڑتا ہے اور کروڑوں کافر دنیا میں اس سے زیادہ شریعتِ اسلام کی توہین کرنے والے موجود ہیں، ان میں چند ہزار کا اور اضافہ ہی، ہر شخص کو اپنی قبر میں سونا اور اپنے کئے کو بھگتنا ہے، لھم ما کسبوا ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما یعمل الظالمون ۔

ہاں دل میں درد ہوتا ہے جب دیکھتے ہیں کہ اپنے دست وبازو کٹ رہے ہیں، لوگ غیروں کو اپنا بنانے میں مشغول ہیں، اور مسلمان اپنے بھی غیر ہوتے جاتے ہیں۔

خدا کے لیے اپنی جانوں اور ایمانوں پر رحم کرو، اور ان اوراق کو تعصب وخود غرضی سے علحدہ ہوکر دیکھو، اور پھر اپنے ضمیر سے پوچھو کہ کیا ان بینات ونصوص اور براہین واضحہ کے بعد بھی کسی غیر تشریعی یا ظلّی یا بروزی یا لغوی یا مجازی یا جزوی یا غیر مستقل نبوت کا وجود اسلامی روایات سے نکلتا ہے، یا ہر اس چیز کا جس کو شریعت وملت

اسلام میں نبوت کہا جاتا ہے، کلّی انقطاع آفتاب کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ یہ ہماری گذارش ہے، ماننا نہ ماننا آپ کے قبضہ میں ہے۔

ہم نے تو دل جلا کے سرِعام رکھ دیا
اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی

وما التوفیق الا من اللہ وما الھدایۃالا منہ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ،اللھم انا نعوذبک من مضلات الفتن ماظھر منھا وما بطن ،اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ ،وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

اللّٰھم صَلِّ وَسَلِّمْ وبَارکْ علی نَبِیِّکَ الْکَرِیْم
وَاغْفِرْ لِیْ بِفَضْلِکَ الْوَاسِع وَ اَنْتَ الْکَرِیْم

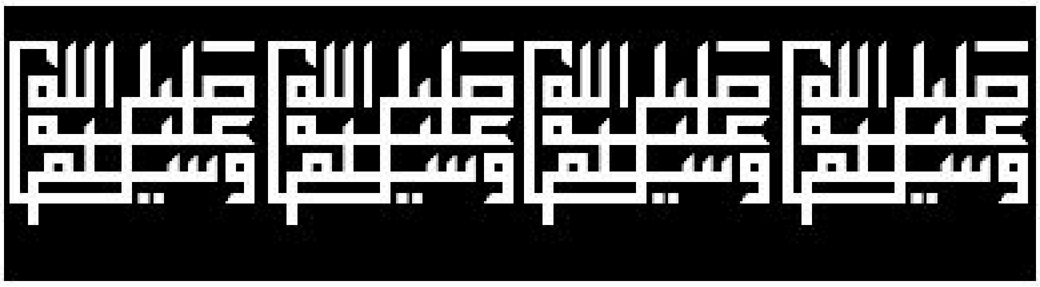

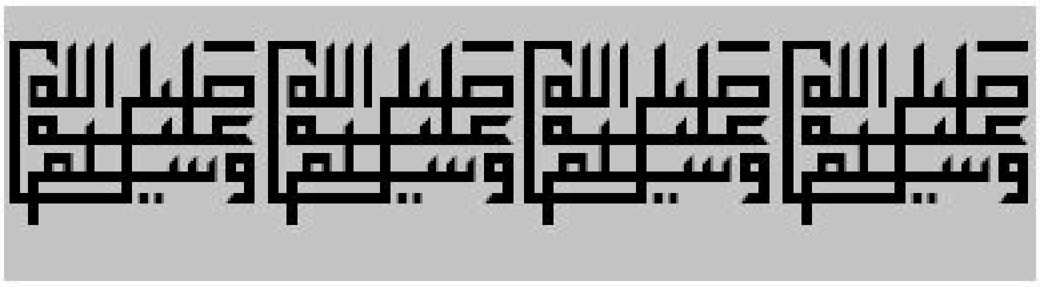

صلى الله عليه وسلم صلى الله عليه وسلم صلى الله عليه وسلم صلى الله عليه وسلم